ٹارزن کی شادی

بچّوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

ٹارزن کی شادی

خاص نمبر

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔

یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

Mob:0300-9401919

صبح ہونے میں ابھی کچھ دیر باقی تھی۔ ٹارزن جنگل کا سردار صندلی شاخوں اور خوبصورت پھولوں سے لدی ہوئی بیلوں سے بنی ہوئی اپنی جھونپڑی میں سو رہا تھا کہ اچانک دروازے سے ایک بڑی قدوقامت کا بندر اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر سوئے ہوئے ٹارزن پر ڈالی اور پھر خاموشی سے ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ وہ شاید جنگل کے بادشاہ کی نیند میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ بندر کو بیٹھے ابھی چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ اچانک سوئے ہوئے ٹارزن نے انگڑائی لی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کی

نظریں کونے میں بیٹھے ہوئے بندر پر پڑیں۔ وہ چونک
کر اٹھ بیٹھا۔

" کیا بات ہے منکو، آج اتنے سویرے کیسے آگئے"۔
ٹارزن نے بندروں کی زبان میں اس سے مخاطب ہو
کر کہا۔ بندر جس کا نام منکو تھا ہلکے سے مسکرایا اور
پھر اپنی مخصوص زبان میں بولا۔

" سردار کی خدمت میں صبح کا سلام ہو۔ میں ایک
اطلاع دینے آیا تھا"۔

" بتاؤ کیا بات ہے"۔ ٹارزن منکو کے لہجے پر چونک
پڑا کیونکہ منکو بے حد شرارتی اور بے چین طبیعت کا
بندر تھا۔ اس کا یوں سنجیدہ ہونا اس بات کی علامت
تھی کہ اطلاع بہت زیادہ اہم ہے۔

" جناب رات کے پچھلے پہر جنگل کے شمالی کونے
میں چند انسان داخل ہوئے ہیں۔ وہ سفید فام ہیں اور
ان کے پاس عجیب و غریب مشینیں ہیں۔ ان کے
ارادے بڑے خطرناک نظر آتے ہیں"۔ منکو نے بڑا
سنجیدہ منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے کوئی بات نہیں۔ کوئی شکاری پارٹی ہوگی

میں انہیں سمجھا کر واپس بھیج دوں گا"۔ ٹارزن نے
ہنستے ہوئے کہا۔

" نہیں جناب مجھے معاملہ خطرناک نظر آتا ہے"۔
منکو اب بھی سنجیدہ تھا۔

" اچھا چلو ابھی چلے چلتے ہیں۔ پتہ لگ جائے گا کہ
کیا بات ہے"۔ ٹارزن اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" یہ بات ہوئی ناں"۔ منکو نے خوشی سے اچھلتے
ہوئے کہا اور پھر وہ ٹارزن کے پیچھے باہر نکل آیا۔
ٹارزن جھونپڑی سے نکل کر سیدھا قریب کی جھیل پر
گیا اور پھر اس نے جھیل میں چھلانگ لگا دی۔ ٹارزن
کو نہاتے چھوڑ کر منکو تیزی سے ایک طرف گیا اور پھر
وہ جلدی سے ایک درخت پر چڑھ گیا۔ درخت پر شہد
کا ایک بڑا سا چھتہ لگا ہوا تھا۔ منکو نے بڑی مہارت
سے مکھیاں اڑائیں اور پھر شہد کا چھتہ اکھاڑ کر درخت
سے نیچے اتر آیا۔ یہ ٹارزن کا ناشتہ تھا۔ جب وہ جھیل
کے قریب پہنچا تو ٹارزن نہا کر جھیل سے باہر نکل رہا
تھا۔

" لیجئے جناب ناشتہ حاضر ہے"۔ منکو نے چھتہ آگے

بڑھاتے ہوئے کہا۔

"بہت اچھے منکو تم بہت اچھے دوست ہو۔ اب بھاگ کر پھل بھی لے آؤ تو مزہ آ جائے"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور منکو کے ہاتھ سے چھتہ لے لیا۔

"ابھی لیجئے سردار"۔ منکو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے دوڑتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔

ٹارزن ایک بڑے سے پتھر پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے چھتہ نچوڑ کر شہد پینا شروع کر دیا۔ چھتہ کافی بڑا اور شہد سے بھرا ہوا تھا۔ اس لئے ابھی ٹارزن چھتے سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ منکو پکے ہوئے کیلوں کا ایک بڑا سا گچھا ہاتھ میں لئے اچھلتا ہوا آیا۔ ٹارزن نے گچھے میں سے آدھے کیلے توڑ کر منکو کو دیئے اور باقی خود کھانے لگا۔ منکو نے بھی کیلے کھانے شروع کر دیئے۔

"منکو پارٹی میں کتنے آدمی ہیں اور کیا ان کے پاس بڑی بڑی بندوقیں ہیں"۔ ٹارزن نے کیلے کھاتے ہوئے منکو سے پوچھا۔

"میں نے پچاس آدمی دیکھے ہیں اور ان میں ایک بہت خوبصورت عورت بھی ہے۔ وہ شاید ان کی سردار ہے کیونکہ وہ انہیں حکم دے رہی تھی اور مرد بھاگ بھاگ کر کام کر رہے تھے۔ عجیب و غریب قسم کی بڑی بڑی مشینیں بھی ہیں"۔ منکو نے تفصیل سے جواب دیا۔

"ہوں، پھر تو خاصی تشویشناک خبر ہے کیونکہ عورت کی سرکردگی میں شکاری پارٹی تو کبھی نہیں آئی اور پھر پچاس آدمی تو بہت زیادہ ہیں"۔ ٹارزن نے پہلی بار تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

ٹارزن چونکہ جنگل کا سردار تھا اور تمام جنگلی قبائل اور جنگلی جانور اس کی رعایا تھے اس لئے یہ اس کا فرض تھا کہ وہ ان سب کی حفاظت کرے۔ اس لئے اس کی تشویش برحق تھی۔ ٹارزن نے جب آخری کیلا کھا کر ناشتہ ختم کرنے کا اعلان کیا تو منکو اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو دوست چلیں۔ دیکھیں یہ کون لوگ ہیں اور کیوں آئے ہیں"۔ ٹارزن نے اٹھتے ہوئے کہا تو منکو

اچھل کر اس کے کاندھے پر بیٹھ گیا اور پھر ٹارزن
تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا اور درختوں کی
لچکدار شاخوں پر جھولتا ہوا وہ بڑی تیزی سے جنگل کے
شمالی کونے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ راستے میں ملنے
والے قبائلی اور جنگل کے جانور ٹارزن کو سلام کرتے
اور ٹارزن ان کے سلام کا جواب دیتا اور مسکراتا ہوا
تیزی سے سفر طے کر رہا تھا۔ وہ جلد از جلد ان
آدمیوں کے پاس پہنچنا چاہتا تھا۔

جنگل کے شمالی کونے میں ایک صاف جگہ پر تقریباً
دس بڑے بڑے خیمے لگے ہوئے تھے اور ان خیموں
کے چاروں طرف بڑے بڑے ٹرک جن پر بڑی بڑی
عجیب و غریب مشینیں لدی ہوئی تھیں کھڑے تھے اور
کیمپ کے چاروں طرف سوکھی لکڑیوں کے ڈھیر رکھ کر
انہوں نے آگ جلائی ہوئی تھی۔ یہ جنگلی جانوروں سے
بچنے کا طریقہ تھا۔ اس کے باوجود تقریباً پانچ آدمی
مشین گنیں اٹھائے باقاعدہ چاروں طرف پہرہ دے
رہے تھے۔

صبح ہوتے ہی تقریباً ہر خیمے میں موجود لوگ اٹھ
بیٹھے اور پھر چند لمحوں بعد کیمپ میں چہل پہل کا آغاز

ہو گیا۔ شاید ناشتہ بنانے کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد خیموں کے درمیان میں موجود ایک سنہری رنگ کے خوبصورت خیمے کا پردہ اٹھا اور پھر ایک انتہائی خوبصورت اور سڈول جسم والی نوجوان لڑکی باہر آئی۔ اس نے سنہرے رنگ کا چمکتا ہوا لباس پہنا ہوا تھا۔ جیسے ہی وہ باہر نکلی کیمپ میں موجود ہر فرد مؤدب ہو گیا۔

" کیا ہو رہا ہے نیٹو"۔ لڑکی نے قریب ہی موجود ایک مشین گن بردار آدمی سے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

" ناشتے کی تیاریاں ہو رہی ہیں مادام"۔ نیٹو نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" ہونہہ"۔ مادام نے چاروں طرف طائرانہ نظر ڈالی اور پھر وہ نیٹو سے دوبارہ مخاطب ہوئی۔

" نیٹو جان، مائیکل اور پروفیسر کو میرے خیمے میں بھیج دو"۔

" بہتر مادام"۔ نیٹو نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے جاتے ہی مادام واپس مڑی اور پھر خیمے کا پردہ اٹھا کر اندر چلی گئی۔ خیمے کے اندر

خوبصورت قالین بچھے ہوئے تھے اور ایک طرف سفری چارپائی پڑی ہوئی تھی جس پر مخمل کا گدا بچھا ہوا تھا۔ خیمے میں پانچ سفری کرسیاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ مادام بڑے وقار سے چلتی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ تقریباً پانچ منٹ کے بعد خیمے کا پردہ اٹھا اور تین آدمی اندر داخل ہوئے۔ دو نوجوان تھے البتہ ایک بوڑھا تھا۔

" آیئے"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے ان کا استقبال کیا اور وہ تینوں مادام کے سامنے پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" مائیکل اب آگے جانے کا کیا پروگرام ہے۔ آگے جنگل بے حد گھنا ہے۔ کیا ٹرک اندر تک چلے جائیں گے"۔ مادام نے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" مادام ہماری منزل یہاں سے بہت دور نہیں اور جہاں تک ٹرکوں کے اندر جانے کا تعلق ہے یہ البتہ سوچنے والا مسئلہ ہے"۔ مائیکل نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیا مطلب، کیا اس سلسلے میں پہلے پورا پروگرام مرتب نہیں کیا گیا تھا۔ جبکہ جان نے مجھے بتایا تھا کہ پروگرام کی تمام تفصیلات طے کر لی گئی ہیں"۔ مادام نے چونک کر قدرے سخت لہجے میں پوچھا۔

"آپ کا خیال صحیح ہے مادام، پروگرام بالکل مرتب ہے۔ مائیکل کو اس کے متعلق علم نہیں تھا۔ یہاں سے ہم بائیں طرف جائیں گے۔ وہاں ایک جھیل آئے گی اور پھر جھیل کے کنارے ہم جنگل کے اندر اپنی منزل تک پہنچ جائیں گے۔ میں نے خود اس پورے علاقے کا سروے کیا تھا"۔ جان نے مادام کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"اس علاقے میں جنگلی جانوروں کے علاوہ تو ہمیں اور کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی"۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اور کیسی رکاوٹ مادام"۔ مائیکل نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"مثلاً یہاں کوئی خطرناک قسم کا مقامی قبیلہ ہو"۔ مادام نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام جنگل کے جن حصوں میں ہم سفر کریں گے وہاں کوئی قبیلہ موجود نہیں ہے۔ میں نے خود اس علاقے کا سروے کیا ہے"۔ جان نے جواب دیا۔

"یہ ہمارے حق میں بہتر ہے"۔ مادام نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"مادام میں کچھ عرض کر سکتا ہوں"۔ بوڑھے نے پہلی بار زبان کھولی۔

"ہاں پروفیسر آپ بلاجھجک بات کیجئے"۔ مادام نے چونک کر پروفیسر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جان اور مائیکل بھی گہری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

"مادام ان جنگلوں میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ جس کے متعلق نہ جان کو علم ہے اور نہ مائیکل کو"۔ پروفیسر نے کہا۔

"کیسی رکاوٹ"۔ وہ تینوں بیک وقت بولے۔

"ٹارزن ان جنگلوں میں موجود ہے"۔ پروفیسر نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن"۔ وہ تینوں بری طرح اچھل پڑے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں پروفیسر، ٹارزن تو صرف
ایک نام ہے جو فلموں اور بچوں کی کتابیں لکھنے
والے ادیبوں نے خود بنایا ہوا ہے"۔ مادام نے سخت
لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں بتا رہی تھیں جیسے اسے
پروفیسر کے پاگل ہونے کا یقین ہو گیا ہو۔

"نہیں مادام، ٹارزن ایک حقیقت ہے اور آج سے
پانچ سال پہلے میرا اس سے واسطہ پڑ چکا ہے۔ مجھے
اس نے جنگلی جانوروں سے بچایا تھا اور میں تین دا
تک اس کا مہمان رہا تھا۔ چونکہ ان دنوں میں
اسے بہت قریب سے دیکھا ہے اس لئے میں اسے اچ
طرح جانتا ہوں"۔ پروفیسر نے اعتماد سے پر لہجے م
جواب دیا۔

پروفیسر کی بات سن کر وہ تینوں ایک دوسرے
منہ دیکھنے لگے۔ ان کی حیرت ابھی تک دور نہیں
تھی۔

"اگر ایسا ہے بھی تو پروفیسر وہ ہمارے مقابلے
کیا رکاوٹ بن سکتا ہے۔ بندوق کی ایک گولی اس
خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہے"۔ جان نے جواب د

"تمہیں غلط فہمی ہے جان۔ ٹارزن انتہائی بہادر،
چالاک اور ذہین انسان ہے اور پھر وہ اس وسیع جنگل
کا سردار ہے۔ تمام جنگلی جانوروں جس میں ہاتھی، شیر
اور چیتے بھی شامل ہیں اس کے دوست اور مطیع ہیں
اور پھر وہ ہر جانور سے اس کی اپنی زبان میں باقاعدہ
گفتگو کرتا ہے۔ اس کی ایک آواز پر لاکھوں کی تعداد
میں جنگلی جانور تم پر ٹوٹ پڑیں گے۔ تم کتنے
جانوروں کو بیک وقت مار سکو گے۔ زیادہ سے زیادہ
چند سو۔ بس، اس کے بعد ہم میں سے کسی ایک کی
بوٹی بھی یہاں نہیں ملے گی"۔ پروفیسر نے ٹارزن کے
متعلق بتاتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر کیا تم واقعی صحیح کہہ رہے ہو یا یہ
تمہارے دماغ کا خلل ہے"۔ مادام نے ایک بار پھر
پوچھا۔ اس کے لہجے میں دبا دبا سا جوش تھا۔

"میں صحیح کہہ رہا ہوں مادام اور میری بات کا
ثبوت جلد ہی آپ کو مل جائے گا۔ ٹارزن کو اب تک
معلوم ہو چکا ہو گا کہ ہم لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں اور
وہ جلد ہی ہم سے ملے گا"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"اگر وہ ہمارے کیمپ میں آ جائے تو پھر اسے مارنا بے حد آسان ہوگا"۔ جان نے ایک بار پھر کہا۔

"نہیں جان، اگر واقعی ٹارزن موجود ہے تو ہم اس کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے۔ میں فلمیں دیکھ دیکھ کر ٹارزن سے بے حد متاثر ہوں۔ حالانکہ وہ نقل تھیں۔ اب جب میں اصلی ٹارزن سے ملوں گی تو مجھے بے حد مسرت ہوگی"۔ مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر اسے ہمارے مقصد کا علم ہو گیا تو اس کا دوستی کا ہاتھ بڑھانا ناممکن ہے مادام، وہ اپنے جنگل کے معاملے میں بے حد سخت ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"نہیں پروفیسر تم بوڑھے ہو چکے ہو۔ اس لئے تم وہ بات نہیں سمجھ سکتے جو جوان ٹارزن جلد سمجھ جائے گا"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام خدا کرے ایسا ہو جائے"۔ پروفیسر نے جھینپتے ہوئے کہا۔ جان اور مائیکل دونوں بے اختیار مسکرا پڑے۔ اس سے پہلے کہ کوئی جواب

دیتا اچانک باہر ایک شور برپا ہو گیا۔ باہر موجود لوگوں کے منہ سے حیرت بھری چیخیں نکل رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے انہوں نے کوئی عجیب و غریب چیز دیکھ لی ہو۔

"میرے خیال میں ٹارزن آگیا ہے"۔ پروفیسر نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی جان اور مائیکل بھی چونک پڑے۔

مادام یہ سنتے ہی اچھل کر کھڑی ہو گئی اس کا چہرہ خوشی سے سرخ ہو گیا تھا۔

"ٹارزن آگیا جس کے میں خواب دیکھا کرتی تھی۔ کیا واقعی وہ اصلی ٹارزن آگیا ہے"۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے خیمے سے باہر لپکی اس کے پیچھے پیچھے پروفیسر، جان اور مائیکل بھی باہر کو بڑھنے لگے۔

درختوں کی شاخوں سے جھولتا ہوا ٹارزن جلد ہی جنگل کے شمالی کونے پر پہنچ گیا اور پھر ایک درخت سے اسے وہ خیمے بھی نظر آ گئے جن کے باہر کھڑے ہوئے ٹرکوں پر عجیب و غریب مشینیں لدی ہوئی تھیں۔ ٹارزن درخت پر بیٹھا بغور ان مشینوں کو دیکھ رہا تھا۔ واقعی یہ مشینیں بہت عجیب و غریب تھیں اور ٹارزن نے بھی اس سے پہلے انہیں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ منکو اب درخت کی شاخ پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیوں سردار، کیا میں نے غلط کہا تھا کہ یہ مشینیں نئی ہیں اور یہ کوئی شکاری پارٹی نہیں ہے بلکہ کوئی اور خطرناک انسان ہیں"۔ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو

کر کہا۔

"ہاں منکو تمہارا خیال ٹھیک تھا۔ یہ لوگ شکار کھیلنے نہیں آئے بلکہ ان کے ارادے بہت خطرناک معلوم ہو رہے ہیں اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ آسانی سے واپس نہیں جائیں گے"۔ ٹارزن نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے سردار شیروں کی فوج کو ان پر چھوڑ دیں"۔ منکو نے رائے پیش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں منکو، پہلے میں ان سے بات کروں گا تاکہ معلوم تو ہو کہ یہ لوگ کیوں آئے ہیں۔ اگر یہ نہ مانے تو میں کچھ اور سوچوں گا"۔ ٹارزن نے جواب دیا۔

"سردار یہ انسان بہت خطرناک ہوتے ہیں کہیں یہ چھپ کر آپ پر بندوق سے نکلنے والی موت نہ پھینک دیں"۔

"ارے نہیں منکو، ٹارزن کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے کہ اتنی آسانی سے مارا جائے تم میرے ساتھ چلو میں ابھی ان سے بات کرتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"بہتر سردار"۔ منکو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ وہ ٹارزن کا ساتھ دے کر بہت خوشی محسوس کرتا تھا۔

"چلو"۔ ٹارزن نے کہا اور پھر کمر کے ساتھ لٹکے ہوئے اپنے خنجر پر ہاتھ رکھ کر اس نے درخت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے پیچھے ہی منکو بھی تیزی سے نیچے اتر آیا اور پھر آگے آگے سینہ تانے ٹارزن اور اس کے پیچھے اچھلتا ہوا منکو درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے کیمپ کی طرف بڑھنے لگے۔ جیسے ہی وہ درختوں کی آڑ سے نکلے۔ کیمپ میں موجود لوگوں میں سے کئی کی نظریں ان پر پڑیں اور پھر ان سب کے منہ سے حیرت بھری چیخیں نکل گئیں اور پھر پورے کیمپ میں شور مچ گیا۔ محافظوں نے مشین گنوں کا رخ ٹارزن کی طرف کر دیا مگر ٹارزن نے ان مشین گنوں کی پرواہ نہ کی اور اسی طرح بڑے وقار سے قدم آگے بڑھاتا رہا۔ پھر جیسے ہی وہ کیمپ کے قریب پہنچا اچانک درمیانی خیمے کا پردہ اٹھا اور پھر ایک خوبصورت لڑکی اور اس کے پیچھے تین آدمی باہر نکل

آئے۔

مادام نے ایک ہاتھ اٹھا کر محافظوں کو فائرنگ کرنے سے روک دیا اور پھر بڑی دلچسپی اور اشتیاق آمیز نظروں سے ٹارزن کو دیکھنے لگی جو کیمپ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ قریب آنے کے بعد ٹارزن نے چھلانگ لگائی اور پھر آگ کا الاؤ پھاند کر کیمپ کے اندر آگیا۔ منکو بھی اس کے پیچھے پیچھے چھلانگ لگا کر اندر آگیا تھا۔

مادام ابھی تک خاموش کھڑی ٹارزن کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے پیچھے کھڑا پروفیسر آگے بڑھ آیا۔ جب ٹارزن کی نظریں پروفیسر پر پڑیں تو اس کی آنکھیں چمک اٹھیں"۔ ٹارزن اسے پہچان گیا تھا۔

"ہیلو ٹارزن"۔ پروفیسر نے آگے بڑھ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو پروفیسر"۔ ٹارزن نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ تم نے ہمارے کیمپ میں آ کر ہماری عزت افزائی کی ہے"۔

مادام پہلی بار بولی۔

" شکریہ"۔ ٹارزن نے بھی جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔ کیمپ کے لوگ اب ان کے گرد اکٹھے ہو گئے تھے۔ وہ سب حیرت سے ٹارزن اور منکو کو دیکھ رہے تھے۔ منکو ان کو دیکھ کر دانت نکال رہا تھا۔

" آؤ ٹارزن اندر چل کر بیٹھیں"۔ مادام نے اپنے خیمے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" آؤ منکو"۔ ٹارزن نے منکو سے کہا اور پھر مادام کے پیچھے پیچھے ٹارزن اور منکو بھی خیمے کی طرف چل پڑے۔ ان کے پیچھے جان، مائیکل اور پروفیسر بھی خیمے کے اندر آگئے۔

" بیٹھو ٹارزن"۔ مادام نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹارزن ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ منکو بھی خیمے کے ایک کونے میں بیٹھ چکا تھا۔

مادام ٹارزن کے سامنے بیٹھ گئی اور اس نے جان، مائیکل اور پروفیسر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور ان تینوں نے بھی کرسیاں سنبھال لیں۔

" آپ لوگ اس جنگل میں کیوں آئے ہیں"۔

ٹارزن نے بڑے سخت اور سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" پہلے یہ بتاؤ کیا پیو گے۔ اس کے بعد باتیں ہوں گی"۔ مادام نے ٹارزن کے ورزشی جسم کو تحسین بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں اجنبیوں سے کچھ نہیں پیتا۔ مجھے میرے سوال کا جواب دو"۔ ٹارزن نے کھردرے لہجے میں جواب دیا۔

" ٹارزن یہ مادام ہیں اور ہماری مالکہ ہیں۔ یہ بہت اچھی خاتون ہیں۔ میں نے انہیں تمہاری بہادری، اخلاق اور دلیری کے بڑے قصے سنائے ہیں۔ اسی لئے یہ تم سے متاثر ہیں ورنہ تم جانتے ہو ہمارے پاس ایسی بندوقیں ہیں جو ......"۔ پروفیسر نے جان بوجھ کر فقرہ نامکمل چھوڑ دیا۔ وہ شاید ٹارزن کو مرعوب کرنا چاہتا تھا۔

" پروفیسر تم میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہو میں چاہتا تو سامنے آئے بغیر اس کیمپ کو خون میں نہلا دیتا مگر میں نے ایسا کرنے کی بجائے یہ مناسب سمجھا کہ پہلے تم لوگوں سے بات کر لوں"۔ ٹارزن بھلا کب

مرعوب ہونے والا تھا۔ اس نے پہلے سے بھی زیادہ
سخت لہجے میں کہا۔

" پروفیسر تم چپ رہو میں خود بات کروں گی"۔
مادام نے ٹارزن کو ناراض ہوتے دیکھ کر پروفیسر کو
جھاڑ دیا اور پھر انتہائی نرم لہجے میں ٹارزن سے
مخاطب ہوئی۔

" ہمیں اپنا دوست سمجھو ٹارزن، ہم تمہیں ہرگز
نقصان نہیں پہنچائیں گے"۔

" میں اس جنگل کا محافظ ہوں مادام اور جنگل اور
اس میں رہنے والے تمام وحشی قبائل اور جانوروں کا
دوست ہوں اور ان کے دشمنوں کا میں دشمن ہوں۔
اس لئے پہلے تم یہ بتاؤ کہ یہاں آنے کا تم لوگوں کا
کیا مقصد ہے۔ اس کے بعد میں اس بات کا فیصلہ
کروں گا کہ تم لوگ دوست ہو یا دشمن"۔ ٹارزن نے
بدستور سخت لہجے میں جواب دیا۔

" ہم یہاں شکار کھیلیں گے اور اس کے ساتھ اس
جنگل کا نقشہ بنائیں گے کیونکہ ہمارے جغرافیہ میں
اس جنگل کا نقشہ موجود نہیں ہے"۔ مادام نے ٹارزن

کو بتایا۔

" تم مجھے بیوقوف نہیں بنا سکتی مادام، کیا شکار کھیلنے
اور نقشہ بنانے کے لئے اتنی بڑی بڑی مشینیں ساتھ
لائی جاتی ہیں"۔ ٹارزن نے غضبناک لہجے میں جواب
دیا۔

" یقین کرو ٹارزن اس کے علاوہ ہمارا اور کوئی
مقصد نہیں ہے اور یہ مشینیں اسی کام آتی ہیں"۔
مادام نے بدستور نرم لہجے میں جواب دیا۔

" تو پھر سن لو مادام میں تمہیں نہ ہی شکار کھیلنے کی
اجازت دیتا ہوں اور نہ ہی نقشہ بنانے کی۔ تم سب
آج ہی واپس چلے جاؤ تو تمہارے کے حق میں زیادہ
بہتر ہوگا"۔ ٹارزن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تحکمانہ
لہجے میں کہا۔

" سنو ٹارزن میں اگر دوست ہوں تو دوست ہوں
اور اگر میں دشمن ہو جاؤں تو پھر نہ تم رہو گے اور
نہ یہ تمہارا جنگل۔ میں ایک منٹ میں اسے جلا کر
راکھ کر دوں گی۔ اس لئے میرا دوستانہ ہاتھ تھام لو تم
فائدے میں رہو گے"۔ مادام کو بھی غصہ آگیا۔ وہ

بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

" تو پھر ٹھیک ہے مادام، تم بھی اپنے ارمان پورے کر لو۔ میں دیکھوں گا کہ تم کیا کر سکتی ہو"۔ ٹارزن نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

" ٹھہرو ٹارزن، تم مجھے دشمن بنا کر یہاں سے زندہ نہیں جا سکتے"۔ مادام نے چیخ کر کہا اور ٹارزن ایک جھٹکے سے مڑ گیا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ اس کا ہاتھ خنجر پر جم گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ مادام ریوالور نکالے کھڑی ہے۔

" تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تم ٹارزن سے مخاطب ہو۔ اس سے پہلے کہ تمہارے ریوالور سے گولی نکلے۔ تمہارے جسم سے تمہاری روح علیحدہ ہو جائے گی"۔ ٹارزن نے غضبناک لہجے میں جواب دیا۔

" یہ ابھی معلوم ہو جائے گا کہ میں زندہ رہتی ہوں یا تم"۔ مادام ابھی تک غصے میں بھری ہوئی تھی۔ اس کی انگلی ریوالور کے ٹریگر پر تھی اور اس کی سرخ آنکھوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ کسی بھی لمحے گولی چلا

سکتی ہے۔

" میں تمہیں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ہوش میں آ جاؤ"۔ ٹارزن نے انتہائی غضبناک لہجے میں کہا اور مادام نے ریوالور پر گرفت مضبوط کر لی مگر اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتی اچانک کونے میں بیٹھا ہوا منکو تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر جیسے بجلی کوندتی ہے اس طرح اس نے جھپٹ کر مادام کے ہاتھ سے ریوالور چھین لیا۔

" خبردار اگر کوئی اپنی جگہ سے ہلا"۔ منکو نے جیسے ہی مادام کے ہاتھ سے ریوالور چھینا ٹارزن اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے خنجر کی نوک مادام کی گردن کے ساتھ لگ گئی۔ جان، مائیکل اور پروفیسر بت بنے کھڑے تھے۔ ویسے ان کے پاس اس وقت ریوالور بھی نہیں تھے۔ اس لئے وہ بے بس تھے۔

" اب بتاؤ مادام، یہی خنجر تمہاری گردن علیحدہ کر سکتا ہے"۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔

مادام ابھی تک بت بنی کھڑی تھی۔ جس تیزی سے سب کچھ ہوا تھا اس پر اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

جب ٹارزن کو کوئی جواب نہ ملا تو ٹارزن نے ایک بار
پھر کہا۔
"سنو مادام میں تمہیں ایک موقع اور دیتا ہوں۔
تم واپس چلی جاؤ ورنہ کل ......" ٹارزن نے فقر
نامکمل چھوڑا اور پھر اچھل کر وہ خیمے سے باہر نکل
گیا۔ منکو بھی تیزی سے اس کے پیچھے پیچھے باہر نکل
گیا۔

جب مادام اور اس کے ساتھیوں کو ہوش آیا تو و
بھی تیزی سے خیمے سے باہر نکلے مگر باہر نکل کر انہو
نے ٹارزن اور منکو کی ایک جھلک ہی دیکھی اور پھ
وہ دونوں جنگل کے اندر غائب ہوگئے۔ ٹارزن ا
منکو تیزی سے الاؤ پھلانگ کر بھاگتے ہوئے جنگل می
غائب ہو چکے تھے اور مادام اور اس کے ساتھی م
دیکھتے رہ گئے۔

"اب کیا خیال ہے مادام"۔ پروفیسر نے پہلی
مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید وہ مادام پر طنز کر رہا تھا۔

"شٹ اپ، میں اس جنگل کو آگ لگا دوں گ
میں دیکھوں گی کہ ٹارزن میرا کیا بگاڑ سکتا ہے بہرحا

ہم نے اپنے عظیم مقصد کو حاصل کرنا ہے۔ ابھی چلنے
کی تیاریاں کرو۔ ہمیں جلد از جلد یہاں سے نکل جانا
چاہیئے۔ جب ہم اپنی مطلوبہ جگہ پر یہ مشینیں فٹ کر
لیں گے تو پھر ہمیں کسی بات کی پرواہ نہیں رہے
گی"۔ مادام نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر
اپنے خیمے میں چلی گئی۔

کیمپ میں آگے چلنے کا آرڈر دے دیا گیا اور سب
لوگ خیمے اکھاڑنے اور سامان وغیرہ باندھنے میں
مصروف ہوگئے۔

ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے خیمے سے باہر نکلا او
پھر ایک ہی چھلانگ میں الاؤ کو پار کیا اور تیزی سے
جنگل کی طرف بھاگنے لگا۔ اس نے مڑ کر پیچھے منکو کی
طرف دیکھنے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی کیونکہ اسے
اچھی طرح علم تھا کہ منکو بے حد تیز اور سمجھدار بند
ہے یقیناً وہ بھی اتنی ہی تیزی سے اس کے پیچھے آ ر
ہوگا اور تھا بھی ایسا ہی۔ منکو بھی ٹارزن کے پیچھے ہی
آ رہا تھا۔ اس نے مادام کے ہاتھ سے چھینا ہوا ریوالو
اپنے منہ میں دبایا ہوا تھا اور چاروں ہاتھ پاؤں کے
سہارے تیزی سے بھاگتا آ رہا تھا۔

جلد ہی ٹارزن اور منکو گھنے جنگل کے اندر پہنچ گئے۔

اب ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ چنانچہ ٹارزن
رک گیا اور پھر وہ تیزی سے ایک درخت پر چڑھ گیا۔
اب وہاں سے باآسانی وہ کیمپ کو دیکھ سکتا تھا۔ اس
نے کیمپ میں ایک ہنگامہ برپا دیکھا اور پھر چند لمحوں
کے بعد اسے یقین ہوگیا کہ کیمپ میں موجود ہر شخص
سامان باندھنے میں مصروف ہے اور ساتھ ہی خیمے بھی
اکھاڑے جا رہے تھے۔

ایک لمحے کے لئے ٹارزن نے سوچا کہ شاید وہ
لوگ اس کی بات مان کر واپس جا رہے ہیں مگر
دوسرے لمحے اسے مادام کی غصے سے بھری ہوئی
نظریں یاد آ گئیں اور اس نے ذہن سے یہ خیال
جھٹک دیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ ضدی لوگ
اتنی آسانی سے واپس نہیں جائیں گے اور ٹارزن بھی
دل ہی دل میں انہیں ایک اچھا سبق سکھانے کا
فیصلہ کر چکا تھا۔ اسے سب سے زیادہ بے چینی اس
بات پر تھی کہ ان لوگوں کا جنگل میں آنے کا مقصد
کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ شکار کھیلنے کے لئے اتنی
بڑی بڑی مشینیں تو ساتھ نہیں لا سکتے تھے پھر ان کا

مقصد کیا تھا۔ یہی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

" یہ لیجئے سردار کام آئے گا"۔ منکو نے جو اس دوران درخت پر چڑھ آیا تھا منہ میں دبا ہوا ریوالور ٹارزن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

ٹارزن نے چونکتے ہوئے اس سے ریوالور لے لیا چند لمحوں تک وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھتا رہا۔ گو وہ اس کو چلانے کا طریقہ اچھی طرح جانتا تھا مگر وہ اس کو استعمال کرنا بہادری کی توہین سمجھتا تھا۔ کسی کو مقابلے کا موقع دیئے بغیر گولی مار کر ہلاک کر دینا اس کی نظروں میں سخت ترین جرم تھا۔ اس لئے وہ اسے استعمال کرنے کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ اس نے ایک جھٹکا مار کر اس کا چیمبر کھولا اور پھر اس میں موجود گولیاں نکال کر پھینک دیں اور پھر اس کے طاقتور ہاتھوں نے فولاد کے بنے ہوئے ریوالور کو یوں توڑ مروڑ دیا جیسے ریوالور فولاد کی بجائے ربڑ کا بنا ہوا ہو۔ واقعی ٹارزن کے جسم میں بے پناہ قوت تھی۔ اتنی قوت کہ ایک عام انسان اس کا تصور بھی

نہ کر سکتا تھا اور پھر ٹارزن نے اس ریوالور کو بیکار کر کے دور پھینک دیا۔

" یہ کام آتا سردار آپ نے اسے ضائع کر دیا"۔ منکو نے افسردہ لہجے میں کہا۔ شاید اسے افسوس تھا کہ وہ خواہ مخواہ اسے یہاں تک اٹھا کر لایا ہے۔

" نہیں منکو، ابھی ٹارزن کے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ان کھلونوں کے بغیر بھی دشمنوں کی گردنیں توڑ دے"۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں منکو کو کہا۔ منکو ٹارزن کا لہجہ سن کر ہی دب گیا۔

ٹارزن ایک بار پھر کیمپ کی طرف دیکھنے لگا۔ تمام سامان ٹرکوں اور جیپوں میں بھر دیا گیا تھا اور پھر چند لمحوں بعد یہ قافلہ آگے بڑھ گیا تقریباً پندرہ ٹرکوں کے علاوہ دس بڑی جیپیں بھی تھیں اور وہ کافی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھیں۔

" منکو تم ان کا پیچھا کرو اور پھر مجھے بتاؤ کہ یہ کہاں جاتے ہیں۔ میں نے آج مکھنا ہاتھی کی شادی میں شرکت کرنی ہے۔ میں وہاں جا رہا ہوں"۔ ٹارزن نے منکو سے کہا۔

"مگر مکھنا ہاتھی نے اپنی شادی میں مجھے بھی شرکت کے لئے کہا تھا"۔ منکو نے ڈرتے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ مکھنا ہاتھی کی شادی میں تمہاری شرکت سے زیادہ یہ کام اہم ہے اور میں مکھنا ہاتھی کو کہہ دوں گا کہ میں نے تمہیں کام سے بھیجا ہے"۔ ٹارزن نے منکو کو حکم دیتے ہوئے کہا اور منکو کان دبا کر تیزی سے درخت سے نیچے اترنے لگا کیونکہ ظاہر ہے ٹارزن کا حکم ماننے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہ تھا اور پھر وہ تیزی سے اس قافلے کا تعاقب کرنے لگا۔

ٹارزن چند لمحوں تک اسے جاتا دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لے کر نیچے اتر آیا۔ دوپہر ہونے والی تھی اور شادی میں شرکت کے لئے ابھی گھنے جنگل میں اسے طویل فاصلہ طے کرنا تھا چنانچہ وہ ایک بار پھر درختوں کی شاخوں پر جھولتا ہوا جنگل کے اندر گھستا چلا گیا۔

اس گھنے اور دہشتناک جنگل کے عین درمیان میں درختوں سے خالی ایک وسیع میدان تھا اور اس وقت اس وسیع میدان میں ایک جشن برپا تھا۔ جنگل کے تقریباً تمام بڑے اور چھوٹے جانوروں کا ایک ہجوم وہاں اکٹھا تھا جس میں ہاتھیوں کی تعداد بے شمار تھا۔ ان کے علاوہ وہاں شیر، چیتے، ریچھ اور بن مانس بھی موجود تھے۔ غرضیکہ جنگل کے تمام جانور وہاں جمع تھے۔ میدان کے عین درمیان میں ایک جوان اور طاقتور ہاتھی کھڑا تھا جس کے جسم پر موجود کھال اس وقت چمک رہی تھی اور اس ہاتھی کے جسم پر پھول ہی پھول پڑے ہوئے تھے اور وہ اپنی سونڈ لہرا لہرا کر

چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں
خوشی سے چمک رہی تھیں۔ یہ مکھنا ہاتھی تھا جس کی
آج شادی تھی۔ یہ ہاتھیوں کا نیا سردار تھا اور اس کی
بہادری اور طاقت کے قصے تمام جنگل میں مشہور تھے۔
مکھنا ہاتھی ٹارزن کا بے حد گہرا دوست تھا اور دونوں
ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے اور اس سے
تھوڑے فاصلے پر ایک خوبصورت اور جوان ہتھنی
کھڑی تھی۔ اس کے جسم پر بھی پھولوں کی بیلیں پڑی
ہوئی تھیں اور وہ بھی سونڈ لہرا لہرا کر اپنی خوشی کا
اظہار کر رہی تھی۔ یہ سردار مکھنا کی دلہن موگی تھی۔
اس جنگل کی خوبصورت ہتھنی جو واقعی ملکہ بننے کے
لائق تھی اور جب بھی موگی کی سونڈ لہراتی ہوئی مکھنا
کی سونڈ سے ٹکراتی تو ان دونوں کی آنکھیں چمک
اٹھتیں۔

سردار مکھنا کی شادی میں اس وقت اس کی ہاتھی
برادری کے علاوہ جنگل کے تمام جانوروں کے سردار
بھی موجود تھے۔ وحشی قبائل چونکہ جانوروں کی
شادیوں میں شریک نہیں ہوتے تھے کیونکہ وہ ان کی

زبان نہیں سمجھ سکتے تھے۔ اس لئے وہاں ایک بھی
قبائلی موجود نہیں تھا۔ تمام جانور خوشی سے اچھل کود
رہے تھے، جشن منا رہے تھے، ایک دوسرے سے باتیں
کر رہے تھے۔ وہ سب بے حد خوش تھے اور شریر
بندروں کی شرارتیں تو اپنے عروج پر تھیں۔ بندر منہ
بنا بنا کر اور ایک دوسرے کی نقلیں اتار اتار کر سب
کو ہنسا رہے تھے۔ یہ سب اپنے سردار ٹارزن کا انتظار
کر رہے تھے کیونکہ اس کے بغیر شادی نہیں ہو سکتی
تھی اور پھر سردار مکھنا بھلا کس طرح گوارا کر لیتا کہ
اپنے بہترین دوست کے بغیر شادی کی رسمیں انجام
دیتا۔ ٹارزن کو وہاں کافی پہلے پہنچ جانا چاہئے تھا مگر وہ
ابھی تک وہاں نہیں پہنچا تھا اور وہ سب اس کا انتظار
کر رہے تھے۔ پھر دور سے انہیں ٹارزن کا مخصوص نعرہ
"ہا۔ گا۔ گا۔ گا"۔ سنائی دیا اور وہ سب یکدم خوشی
سے اچھل پڑے۔

"ٹارزن آ رہا ہے۔ ٹارزن پہنچ گیا ہے"۔ سارے
جانور خوشی سے بھرپور لہجے میں ایک دوسرے کو بتا
رہے تھے۔ وہ سب ٹارزن سے بے پناہ محبت کرتے

تھے کیونکہ ٹارزن ان سب کا سردار اور ان کا رکھوالا تھا۔ ٹارزن ہر ایک کے کام آتا تھا۔

ٹارزن کا نعرہ سن کر سردار مکھنا ہاتھی نے تیزی سے سونڈ لہرائی اور پھر اس کے منہ سے ایک چنگھاڑ سی نکلی۔

"گی۔ می۔ گی۔ گی۔ گی"۔ سردار مکھنا چیخ رہا تھا۔ یہ سردار مکھنا کی خوشی کی چنگھاڑ تھی۔ اس طرح وہ ٹارزن کا استقبال کر رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹارزن درختوں کی شاخوں پر جھولتا ہوا میدان میں آ پہنچا اور سب جانور اس کے استقبال کے لئے بیک وقت چیخ پڑے اور پورا جنگل ان کے شور سے گونج اٹھا۔ ٹارزن ہاتھ لہراتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ تیزی سے سردار مکھنا کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے سردار مکھنا کی سونڈ پر ہاتھ پھیرا اور پھر ہاتھیوں کی زبان میں بولا۔

"مبارک ہو سردار مکھنا، شادی مبارک ہو۔ موگی واقعی حسین دلہن ہے۔ وہ تمہیں واقعی خوش رکھے گی اور تمہارے لئے ڈھیروں گنے توڑ کر لائے گی اور

تمہاری خوب خدمت کرے گی"۔ ٹارزن نے، کہا اور پھر قریب کھڑی موگی کی طرف دیکھنے لگا۔ موگی نے شرما کر اپنی سونڈ اپنی ٹانگوں کے اندر دبائی اور آنکھیں بند کر لیں۔

"شکریہ ٹارزن۔ میرے دوست، میرے سردار مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے۔ تم ایک قابل فخر دوست ہو۔ مکھنا ہمیشہ تمہارا غلام رہے گا"۔ مکھنا ہاتھی نے کہا اور ٹارزن نے اس کی سونڈ پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔

"چلو شادی کی رسمیں انجام دو"۔ ٹارزن نے چیخ کر کہا اور پھر ہاتھیوں کے جھرمٹ میں سے ایک بوڑھا ہاتھی بڑے وقار سے چلتا ہوا آگے بڑھا۔

"منکو کہاں ہے سردار ٹارزن، وہ نظر نہیں آ رہا"۔ اچانک مکھنا ہاتھی کو خیال آیا اور وہ بے چینی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ منکو اس کا دوست تھا اور اس کی شرکت ضروری تھی۔

"میں نے اسے ایک ضروری کام کے لئے بھیجا ہے وہ شادی میں شریک نہیں ہو سکتا۔ گو اس نے بڑی

کوشش کی تھی مگر وہ کام بے حد اہم تھا اس لئے اسے جانا پڑا"۔ ٹارزن نے مکھنا ہاتھی کو بتایا۔ مکھنا ہاتھی یہ سن کر چونک پڑا۔

" ایسا کونسا اہم کام تھا جس کی خاطر منکو کو شادی میں شرکت کا موقع بھی نہ ملا"۔ اس نے پریشان لہجے میں کہا۔

" کوئی خاص بات نہیں تم شادی کراؤ بعد میں تمہیں بتاؤں گا"۔ ٹارزن نے اسے ٹالتے ہوئے کہا۔

" نہیں سردار ٹارزن تمہارے لہجے سے محسوس ہو رہا ہے کہ بات بے حد خطرناک ہے اور ظاہر ہے کہ ایسی بات ہم جانوروں اور جنگل کی سلامتی کے لئے خطرے کا باعث ہوگی۔ اس لئے تم پریشان ہو۔ مجھے بتاؤ"۔ مکھنا ہاتھی نے سنجیدگی سے پوچھا۔

" نہیں مکھنا، تمہاری شادی سے اہم کوئی کام نہیں ہے۔ تم شادی کراؤ اور پریشان نہ ہو۔ ابھی ٹارزن زندہ ہے اور ٹارزن کی زندگی میں کوئی شخص یا جانور جنگل اور اس کے باسیوں کے متعلق برا سوچ بھی نہیں سکتا"۔ ٹارزن نے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا

بوڑھا ہاتھی اب ان کے قریب آکر رک گیا تھا۔

" معزز بزرگ ٹارزن کچھ چھپا رہا ہے۔ تم جانتے ہو میری طبیعت کتنی ضدی ہے۔ جب تک ٹارزن اصل بات نہیں بتائے گا میں شادی نہیں کراؤں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے اور میرا فیصلہ اٹل ہوتا ہے"۔ مکھنا ہاتھی نے بوڑھے ہاتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔ سب جانور خاموش کھڑے ان کی باتیں سن رہے تھے۔ وہ سب مکھنا ہاتھی کی باتیں سن کر پریشان ہوگئے۔ یقیناً کوئی خطرناک بات تھی جسے ٹارزن چھپا رہا تھا۔

" مکھنا میری بات مان جاؤ اور خاموشی سے شادی کراؤ۔ تمہاری دلہن موگی شادی کا انتظار کر رہی ہے"۔ ٹارزن نے ایک بار پھر بات بدلنے کی کوشش کی۔

" نہیں ٹارزن میں تمہاری پریشانی پر اس جیسی ستر موگیاں قربان کر سکتا ہوں۔ تم بھری محفل میں وہ بات بتاؤ"۔ مکھنا ہاتھی واقعی بے پناہ ضدی تھا چنانچہ وہ اپنی بات پر اڑ گیا۔

اب مکھنا ہاتھی کے ساتھ ساتھ جنگل کے باقی جانور بھی ٹارزن کو اصل بات بتانے پر مجبور کرنے

لگے۔ کیونکہ ان میں سے کوئی بھی ٹارزن کی پریشانی کو
نہیں برداشت کر سکتا تھا۔ آخر جب چاروں طرف سے
مطالبے شروع ہو گئے تو ٹارزن کو اصل بات بتانی
پڑی۔ اس نے منکو کی اطلاع لانے کے بعد سے اب
تک کے تمام واقعات تفصیل سے ان سب کو سنا
دیئے اور آخر میں یہ بھی بتایا کہ منکو اب اس قافلے
کے تعاقب میں گیا ہے۔

" یہ واقعی خطرناک خبر ہے۔ یہ دو ٹانگوں والے
جانور جنہیں انسان کے نام سے پکارا جاتا ہے واقعی
خطرناک ہوتے ہیں۔ ہمیں ان سے ہوشیار اور چوکنا
رہنا چاہیئے۔ منکو ان کے تعاقب میں گیا ہے اور ابھی
ان کی طرف سے کوئی فوری خطرہ بھی نہیں ہے اس
لئے میرے خیال میں شادی کی رسومات انجام دے
دینی چاہئیں۔ بعد میں ہم سب مل کر اس خطرے
سے نپٹنے کا کوئی فیصلہ کریں گے"۔ شیروں کے سردار
کالو شیر نے بلند آواز سے کہا اور پھر سب نے اس کی
تائید کی۔ پھر مکھنا ہاتھی بھی مان گیا چنانچہ شادی کی
رسومات شروع ہو گئیں۔

بزرگ ہاتھی نے قدم آگے بڑھایا اور پھر اس نے
اپنی سونڈ اٹھا کر زور سے پھونک ماری اور اس کی
سونڈ سے پانی کی ایک دھار نکل کر مکھنا ہاتھی پر
گرنے لگی اور پھر اس نے ویسی ہی دھار موگی پر بھی
ڈالی۔ یہ ہاتھیوں کے مقدس چشمے کا پانی تھا جسے وہ
بزرگ ہاتھی اپنی سونڈ میں بھر کر لے آیا تھا۔ مقدس
پانی سے دولہا اور دلہن کو نہلا کر بزرگ ہاتھی آگے
بڑھا اور پھر اس نے اپنی سونڈ مکھنا ہاتھی کے تمام
جسم پر پھیرنی شروع کر دی۔ اس کے بعد اس نے یہ
عمل موگی کے ساتھ بھی دوہرایا۔

" مکھنا تم اپنی سونڈ موگی کی کمر پر رکھو اور موگی تم
اپنی سونڈ سردار کے قدموں سے لگا دو"۔ بزرگ ہاتھی
نے ان دونوں کو حکم دیا اور یہ ان دونوں کی شادی
کا اقرار تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سردار مکھنا نے موگی
کو اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول کر لیا اور موگی نے
مکھنا کو شوہر تسلیم کر لیا ہے۔ جیسے ہی مکھنا ہاتھی نے
موگی کو اپنی بیوی کی حیثیت سے قبول کیا موگی نے
بھی اپنی خوبصورت سونڈ سردار کے قدموں سے لگا

دی۔ پورا جنگل جانوروں کی خوشی سے بھرپور چیخوں
سے گونج اٹھا۔

" سردار مکھنا شادی مبارک ہو اور موگی تمہیں ملکہ
بننا مبارک ہو"۔ ٹارزن نے سب سے پہلے ان دونوں
کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا اور وہ دونوں بے اختیار ہنس
پڑے اور پھر تو جنگل کے تمام جانور باری باری ان
دونوں کے قریب آ کر انہیں مبارکباد دینے لگے۔ جب
سب مبارکباد دے چکے تو بزرگ ہاتھی نے ان دونوں
کو ہنی مون منانے کے لئے جنگل کے جنوبی حصے کی
طرف جانے کا حکم دیا جہاں وہ آزادی سے ایک
دوسرے کے ساتھ کھیل سکتے تھے، خوش ہو سکتے تھے۔

" اچھا ٹارزن کل ملاقات ہوگی اب اجازت"۔
ہاتھیوں کے سردار مکھنا ہاتھی نے اپنی سونڈ لہراتے
ہوئے کہا اور پھر وہ قدم آگے بڑھا کر جنوبی حصے کی
طرف چل پڑا۔ ملکہ موگی بھی اس کے پیچھے پیچھے چل
پڑی۔ جنگل کے تمام جانور بدستور خوشی سے اچھل کود
رہے تھے۔ جب وہ دونوں نظروں سے اوجھل ہو گئے تو
ٹارزن نے ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر کالو

کی طرف دیکھنے لگا۔

" کالو تمام سرداروں سے کہو کہ وہ یہاں ٹھہرے
رہیں اور باقی سب جانور چلے جائیں۔ ہمیں ایک اہم
فیصلہ کرنا ہے"۔ اس نے کالو سے مخاطب ہو کر کہا
اور پھر کالو نے ایک زوردار دھاڑ مار کر سب
سرداروں کو ٹارزن کا پیغام دے دیا چنانچہ سردار وہاں
ٹھہرے رہے اور باقی جانور تیزی سے جنگل میں غائب
ہونا شروع ہوگئے۔ جب باقی جانور جا چکے اور صرف
سردار ہی وہاں رہ گئے تو ٹارزن نے ان سب کو بیٹھنے
کا حکم دیا۔ وہ سب ٹارزن کے گرد گھیرا ڈال کر بیٹھ
گئے۔

" سنو سردارو، تم اپنے اپنے قبیلے کی سردار ہو اور
میں تمام قبیلوں کا سردار بھی ہوں اور محافظ بھی۔
اجنبی لوگوں کے یہاں آنے کا ذکر تم سن ہی چکے ہو
اور یہ بھی سن چکے ہو کہ ان کے ساتھ عجیب و
غریب بڑی بڑی مشینیں ہیں اور انہوں نے جنگل کو
آگ لگا کر راکھ کر دینے اور ہم سب کو ختم کر دینے کی
دھمکی بھی دی ہے۔ ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ دھمکی

کچھ سوچ سمجھ کر ہی دی ہوگی۔ میں نے منکو کو ان کے
پیچھے بھیجا ہے وہ آکر ہمیں بتائے گا کہ وہ لوگ کہاں
گئے ہیں۔ اس کے بعد شاید ہمیں ان سے جنگ لڑنی
پڑے۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے"۔ ٹارزن
نے بڑے وقار بھرے لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر
کہا۔

" تم حکم کرو سردار ٹارزن، ہم اپنی اپنی فوج لے
کر ان پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور تم یقین کرو سردار ہم
ان سب کی بوٹیاں اڑا دیں گے"۔ سب سرداروں نے
یک زبان ہو کر کہا۔

" نہیں ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ اس طرح
ہمارے جانوروں کے ہلاک ہونے کا بھی خطرہ ہے اور
میں نہیں چاہتا کہ ہمارا ایک جانور بھی مارا جائے
چنانچہ میں پہلے خود کوشش کروں گا کہ انہیں جنگل
سے بھگا دوں۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر میں تمہیں
اطلاع دوں گا۔ بہرحال تم سب اپنی اپنی فوجوں کو
تیار رکھنا اور میرے پیغام کے منتظر رہنا"۔ ٹارزن نے
فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سردار ٹارزن ہم تمہارے حکم کا انتظار
کریں گے"۔ سب نے متفقہ لہجے میں کہا اور ٹارزن
ان کی وفاداری پر مسکرا دیا۔

" ٹھیک ہے اب تم سب جاؤ"۔ ٹارزن نے ہاتھ
اٹھا کر انہیں جانے کا حکم دیا اور پھر خود بھی درختوں
کی شاخوں پر جھولتا ہوا اپنی جھونپڑی کی طرف بڑھنے
لگا۔ جہاں بیٹھ کر وہ منکو کا انتظار کرنا چاہتا تھا۔

مادام اور اس کے ساتھی جلد ہی ایک بڑی جھیل
کے کنارے پہنچ گئے اور پھر وہ بغیر رکے تیزی سے
سفر کرتے ہوئے جھیل کے کنارے کنارے چلتے ہوئے
جنگل کے اندرونی حصے میں داخل ہوتے چلے گئے۔ سب
سے آگے والی جیپ میں مادام، جان، مائیکل اور
پروفیسر سوار تھے۔ جیپ مائیکل چلا رہا تھا اور وہی اس
سارے قافلے کو جنگل کے اندر لئے جا رہا تھا۔ تقریباً
دس گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد وہ جنگل کے
درمیان ایک بڑی سی پہاڑی کے قریب پہنچ کر رک
گئے۔ مائیکل نے پہاڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

مادام سے کہا۔
"لیجئے مادام، یہ پہاڑی ہی ہماری منزل ہے"۔
"بہت اچھے تم واقعی ایک اچھے رہنما ہو"۔ مادام
نے مائیکل کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور پھر نیچے اتر
کر اس نے وہاں کیمپ لگانے اور مشینیں نصب کرنے
کا حکم دے دیا۔

ابھی شام ہونے میں کافی دیر باقی تھی اس لئے وہ
چاروں مشین گنیں اٹھائے پہاڑی کی طرف چل
پڑے۔ پہاڑی گو خاصی بلند تھی لیکن وہ بڑی آسانی
سے اس پر چڑھتے چلے گئے۔ جب وہ چوٹی پر پہنچے تو
مادام یہ دیکھ کر بے حد خوش ہوئی کہ پہاڑی کی
دوسری طرف وسیع اور ہرے بھرے میدان دور دور
تک پھیلے ہوئے تھے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ
خوفناک جنگل اس پہاڑی کے پاس آ کر ختم ہو گیا
ہو۔

"میرا خیال ہے ہم اپنا مستقل اڈا اس میدان میں
لگائیں۔ اس طرح نہ صرف ہم جنگلی جانوروں کے
مسلسل حملوں سے بچ جائیں گے بلکہ ہر قسم کے

خطرے سے محفوظ رہیں گے"۔ مادام نے تجویز پیش کی۔

" آپ کا خیال ٹھیک ہے مادام۔ کھلے میدان میں ہونے کی وجہ سے ہم اپنا بچاؤ زیادہ بہتر انداز میں کر سکیں گے"۔ سب نے مادام کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر مادام نے پروفیسر کو نیچے بھیج دیا تاکہ کیمپ والوں کو مادام کا نیا حکم سنا دیں اور وہ سب لوگ پہاڑی کی سائیڈ سے گھوم کر اس میدان میں اڈا بنائیں۔ پروفیسر تیزی سے پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔

مادام اور اس کے باقی ساتھی میدان کی طرف دوبارہ دیکھنے لگے اور دوسرے لمحے وہ سب بری طرح چونک پڑے۔ سامنے میدان میں ایک ہاتھی اور ہتھنی ایک دوسرے کے پیچھے بھاگ رہے تھے، ایک دوسرے کو چھیڑ رہے تھے۔ کبھی ان دونوں کی سونڈیں ایک دوسرے کے ساتھ ٹکرانے لگتیں اور کبھی وہ اپنی اپنی سونڈیں ایک دوسرے کے جسم پر پھیرنے لگتے۔ ان کے جسموں پر بے شمار پھولوں سے لدی ہوئی بیلیں موجود تھیں۔ یہ بیلیں ان کے جسموں کے گرد

مضبوطی سے باندھی گئی تھیں۔ اس لئے اتنی اچھل کود کے باوجود وہ ابھی تک ان کے جسموں کے گرد موجود تھیں۔

" کیا یہ ہاتھی پھولوں کے بنے ہوئے ہیں"۔ مادام نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس نے زندگی میں پہلی بار ایسے ہاتھی دیکھے تھے جن کے جسموں پر پھول ہی پھول تھے۔

" نہیں مادام ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ان ہاتھیوں کے جسموں پر کسی نے باقاعدگی سے پھول باندھے ہوں"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

" تو پھر اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ ادھر کوئی جنگلی قبیلہ آباد ہے اور یہ ہاتھی ان کے مقدس دیوتا ہیں"۔ جان نے کہا۔

" نہیں جان، یہ دونوں ہاتھی پالتو نہیں بلکہ جنگلی ہیں مگر یہ پھولوں والا قصہ ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا۔ بہرحال ہاتھی بے حد خوبصورت، طاقتور اور جوان ہیں اور ان کے دانت بے حد قیمتی ہیں کیوں نہ ان کا شکار کر کے اس جنگل میں کام کا آغاز کیا جائے"۔

مائیکل نے تجویز پیش کی۔

" اگر ان کے دانت ہم نے قبضے میں لے لئے تو یہ اتنی قیمت پر بکیں گے کہ جب تک پہاڑی میں سے سونا ملے ہمارے کیمپ کا خرچہ باآسانی نکل آئے گا"۔ جان نے اس کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ان کا شکار کرنا چاہئے "۔ مادام نے بھی فیصلہ کر دیا۔

" تو آپ یہیں ٹھہریں میں بڑی اور دور مار بندوق لے آتا ہوں جس کی ایک ہی گولی ہاتھی کو نیچے گرا دے گی"۔ مائیکل نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

" کیا اس مشین گن سے یہ ہلاک نہیں ہو جائیں گے"۔ مادام نے حیرت سے پوچھا۔

" نہیں مادام اول تو اس مشین گن کی گولیاں اتنی دور نہیں جا سکتیں، دوسرے یہ بہت طاقتور ہاتھی ہیں۔ چھوٹی گولیوں سے ان کا کچھ نہیں بگڑے گا اور ہم نیچے اتر کر ان کے قریب جانے کا خطرہ مول نہیں لے سکتے"۔ مائیکل نے بتایا۔

" ٹھیک ہے تم بندوق لے آؤ اور قافلے کو بھی ادھر جانے سے روک دو۔ کہیں ٹرکوں کی آوازیں سن کر ہاتھی بھاگ نہ جائیں"۔ مادام نے کہا۔

" بہتر مادام"۔ مائیکل نے کہا اور پھر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ شام کا اندھیرا پھیلنے لگا تھا اور مائیکل چاہتا تھا کہ اس سے پہلے کہ اندھیرا پورا طرح پھیل جائے اس ہاتھی کو شکار بنا لیا جائے۔

ابھی تک ہوا ان ہاتھیوں کی طرف سے ہو کر پہاڑی کی طرف چل رہی تھی اس لئے ان لوگوں کی خوشبو ہاتھیوں تک نہیں پہنچ سکی تھی چنانچہ وہ بڑی آزادی سے کھیل رہے تھے۔ یہ دونوں سردار مکھنا اور ملکہ موگی تھے جو اس وسیع اور کھلے میدان میں ہنی مون منا رہے تھے۔ ان کے جسموں پر موجود پھولوں کی بیلیں بندروں نے بڑی مضبوطی سے باندھی تھیں اس لئے ان کے کھیلنے اور دوڑنے کے باوجود وہ نیچے نہ گر رہی تھیں اور دوڑنے کے باوجود ہاتھی کی نگاہ بے حد کمزور ہوتی ہے اور زیادہ فاصلے تک وہ نہیں دیکھ سکتا البتہ بو وہ میلوں دور سے سونگھ لیتا ہے۔

چونکہ ہوا مخالف سمت میں چل رہی تھی اس لئے ابھی تک سردار مکھنا اور ملکہ موگی کو ان لوگوں کی موجودگی کا احساس نہیں ہوا تھا۔ انہیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا تھا کہ موت ان کے سروں پر کھڑی ہے۔ وہ دونوں اپنی کھیل کود میں مصروف تھے۔

منکو جو قافلے کا تعاقب کرتا ہوا وہاں تک پہنچ گیا تھا جب اس نے ان لوگوں کو پہاڑی پر چڑھتے اور پھر ان میں سے دو کو تیزی سے واپس اترتے دیکھا تو وہ ذہین بندر سمجھ گیا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے چنانچہ وہ پودوں اور درختوں کی آڑ لیتا ہوا تیزی سے اس پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پہاڑی خاصی وسیع تھی اور اس پر بے شمار جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ اس لئے کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہ بڑی آسانی سے پہاڑی کی چوٹی پر ان کے قریب پہنچ گیا اور پھر جیسے ہی اس نے پہاڑی کی دوسرے طرف نظریں ڈالیں وہ بری طرح اچھل پڑا۔

اسے سامنے ہی وسیع میدان میں سردار مکھنا اور ملکہ موگی نظر آ گئے جو ایک دوسرے کے ساتھ کھیل

کود میں مصروف تھے۔

"ہوں تو یہ ہنی مون منا رہے ہیں"۔ منکو نے دل ہی دل میں سوچا اور پھر اچانک اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے مائیکل ایک بہت بڑی بندوق اٹھائے آتا نظر آیا۔ چونکہ اس سے پہلے اس نے اتنی بڑی جادو کی نلکی نہیں دیکھی تھی اس لئے وہ حیران رہ گیا۔

مائیکل جلد ہی پہاڑی کے اوپر پہنچ گیا۔ ہاتھی ابھی تک اپنی خوش فعلیوں میں مصروف تھے۔ انہیں اس موت کا قطعی علم نہ تھا جو ان کے سروں پر منڈلا رہی تھی۔

"جلدی کرو مائیکل اندھیرا ہو رہا ہے۔ یہ موقع شاید پھر ہاتھ نہ آئے"۔ مادام نے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بے فکر رہیں مادام میرا نشانہ بے خطا ہے۔ ابھی چند منٹوں بعد یہ خوبصورت ہاتھی مردہ ہوگا"۔ مائیکل نے بندوق کو کاندھے سے لگاتے ہوئے کہا۔ وہ سردار مکھنا کا نشانہ لے رہا تھا۔

منکو سمجھ گیا کہ یہ لوگ سردار مکھنا کو نشانہ بنانا

چاہتے ہیں اور یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اپنے سامنے اپنے بہترین دوست اور جنگلی ہاتھیوں کے اس بہادر سردار کو یوں مرنے دیتا چنانچہ اس نے مائیکل پر چھلانگ لگانے کی تیاری کر لی۔ وہ لوگ منکو کی موجودگی سے قطعی بے خبر تھے اور مائیکل بندوق کو کندھے سے لگائے کھڑا تھا۔ چونکہ سردار مکھنا اور ملکہ موگی تیزی سے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے اس لئے مائیکل کو نشانہ باندھنے میں بڑی مشکل ہو رہی تھی اور پھر دونوں ہاتھی ایک جگہ رک گئے۔ وہ اپنی سونڈیں ملائے کھڑے تھے۔ اب مائیکل کے لئے نشانہ باندھنا کچھ زیادہ مشکل نہ تھا چنانچہ اس نے نشانہ باندھا اور پھر جیسے ہی اس نے ٹریگر دبایا ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی مائیکل کے منہ سے بھی زوردار چیخ نکل گئی کیونکہ تقریباً اسی لمحے منکو نے بھی مائیکل پر چھلانگ لگا دی تھی وہ اچھل کر اس کی گردن پر سوار ہو گیا تھا چنانچہ مائیکل کا نشانہ تو خطا ہو گیا اور مائیکل اچانک دھکے پر اپنا توازن نہ سنبھال سکا اور پھر وہ بندوق کے ساتھ ہی پہاڑی کی دوسری طرف

گہری ڈھلانوں پر تیزی سے لڑھکتا چلا گیا۔ منکو جو اس کی گردن پر سوار تھا اس کے ساتھ ہی لڑھکنیاں کھاتا ہوا نیچے جا رہا تھا۔

وہ سب مائیکل کو یوں اچانک نیچے گرتے دیکھ کر بوکھلا گئے۔ انہوں نے تیزی سے اپنی مشین گنیں سنبھال لیں۔ انہوں نے منکو کو دیکھ لیا تھا مگر وہ اسے گولی اس لئے نہیں مار سکتے تھے کیونکہ اس طرح مائیکل کو گولی لگنے کا خطرہ تھا اور پھر درمیان میں ہی منکو نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگا دی اور اچھل کر ایک جھاڑی میں چھپ کر دوسری طرف بھاگ نکلا۔

ادھر بندوق کی زوردار آواز سردار مکھنا اور ملکہ موگی کے کانوں تک بھی پہنچ گئی وہ چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"یہ ہمارے ہنی مون میں دخل دینے کی کس نامعقول نے جرأت کی ہے"۔ ملکہ موگی بے حد غصے سے بولی۔

"میرے خیال میں یہ وہی لوگ ہیں جن کا ذکر

سردار ٹارزن نے کیا تھا"۔ مکھنا ہاتھی نے جواب دیا
اور پھر وہ تیزی سے پہاڑی کی طرف بھاگنے لگے۔

"رک جاؤ سردار، ان کے پاس جادو کی نلکیاں
ہیں"۔ ملکہ موگی نے چیخ کر اسے روکنے کی کوشش کی۔

"خبردار مجھے بزدلی کا سبق مت سکھاؤ"۔ مکھنا ہاتھی
نے بھاگتے ہوئے چیخ کر کہا۔ پھر وہ جلد ہی پہاڑی
کے قریب پہنچ گیا۔ اور اب اسے پہاڑی پر موجود آدمی
صاف نظر آنے لگے۔ اس نے دیکھا کہ اونچی پہاڑی سے
ایک آدمی لڑھکتا ہوا نیچے آگرا تھا اور اس کے ساتھ
ہی ایک بڑی سی بندوق بھی آگری تھی۔ یقیناً گولی
اس نے چلائی تھی مگر وہ گرا کیسے۔ یہ بات مکھنا ہاتھی
کی سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ بہرحال اب وہ تیزی
سے اس آدمی کی طرف بھاگ رہا تھا۔

منکو نے جب مکھنا ہاتھی کو پہاڑی کی طرف بھاگتے
دیکھا تو وہ ایک اور خطرے سے کانپ اٹھا۔ ابھی
پہاڑی پر کھڑے لوگوں کے پاس جادو کی نلکیاں موجود
تھیں اور وہ مکھنا ہاتھی کو مار سکتے تھے چنانچہ وہ ایک
بار پھر چکر کاٹ کر تیزی سے پہاڑی پر چڑھنے لگا۔

"مادام واپس بھاگ چلیئے یہ خطرناک ہاتھی اور
بھوت نما بندر کہیں ہمیں مار ہی نہ ڈالیں"۔ پروفیسر
نے چیخ کر کہا۔

"نہیں ہمارے پاس مشین گنیں ہیں۔ ہم اس
ہاتھی کو قریب آنے پر ختم کر سکتے ہیں۔ ہم چونکہ
بلندی پر ہیں اس لئے ہاتھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور
پھر ہم نے زخمی مائیکل کو بھی بچانا ہے ورنہ یہ پاگل
ہاتھی اسے مار ڈالے گا"۔ مادام نے بڑی بہادری سے
کہا۔ وہ واقعی ایک بہادر اور دلیر عورت تھی اور پھر
جیسے ہی مائیکل نیچے گرا چند لمحے وہ بے حس و حرکت
پڑا رہا مگر دوسرے لمحے جیسے ہی اس کے کانوں میں
ہاتھی کے دوڑنے کی آواز پڑی وہ چونک کر سیدھا ہوا
اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اسے کچھ زیادہ چوٹیں
نہیں آئی تھیں کیونکہ پہاڑی کی ڈھلان پر گھاس اور
نرم جھاڑیاں تھیں البتہ اس کے کپڑے جگہ جگہ سے
پھٹ گئے تھے اور جسم پر خراشیں آگئی تھیں مگر وہ
پوری طرح اپنے ہوش و حواس میں تھا اور پھر دوڑ کر
اپنی طرف آتی ہوئی موت کو دیکھ کر تو اس کے ہوش

بڑی تیزی سے واپس آگئے۔ اس نے جھپٹ کر اپنے
قریب ہی پڑی ہوئی بندوق اٹھانی چاہی۔ اسی لمحے
مادام نے اوپر سے مکھنا ہاتھی پر مشین گن سے فائر
کھول دیا۔ سینکڑوں گولیاں تیزی سے مکھنا ہاتھی کی
طرف بڑھیں مگر ابھی مکھنا ہاتھی ان گولیوں کی زد سے
دور تھا اس لئے بچ گیا۔ البتہ وہ اب رک ضرور گیا
تھا۔ اس سے پہلے کہ مادام دوسری بار گولیاں چلاتی
منکو نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ مگر چونکہ مادام چوکنا
تھی اس لئے منکو اسے پہاڑی سے نیچے گرانے میں
کامیاب نہ ہو سکا البتہ یہ ضرور ہوا کہ مادام کے ہاتھ
سے مشین گن چھوٹ کر پہاڑی پر نیچے لڑھکتی چلی گئی۔
قریب کھڑے جان نے مشین گن کا فائر منکو پر کرنا
چاہا مگر منکو تو بجلی بنا ہوا تھا۔ اس نے بڑی پھرتی
سے جھپٹا مارا اور پھر وہ جان کی گردن سے چمٹ گیا
اور جان مشین گن پھینک کر چیختا ہوا اس سے لڑنے
لگا۔ منکو بھی بری طرح چیخ رہا تھا۔ دراصل وہ اس
طرح سردار مکھنا کو وہاں اپنی موجودگی کی اطلاع دینا
چاہتا تھا۔

جان نے بڑی مشکل سے منکو سے اپنا گلا چھڑوایا
مگر منکو بھلا انہیں آسانی سے کہاں چھوڑتا۔ چنانچہ اس
نے ایک بار پھر مادام پر جھپٹا مارا جو اٹھ کر جان کی
مشین گن اٹھانا چاہ رہی تھی اور اس بار مادام کے منہ
سے چیخ نکل گئی اور پھر وہ اٹھ کر تیزی سے اپنے
کیمپ کی طرف بھاگ پڑی کیونکہ وہ منکو سے خوفزدہ
ہو گئی تھی جو ایک بھوت کی طرح ان پر اچانک حملہ
کر دیتا تھا اور پھر جیسے ہی مادام بھاگی۔ جان اور
پروفیسر بھی اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ پڑے۔
منکو کافی دور تک ان کا تعاقب کرتا رہا پھر وہ واپس
پلٹ پڑا کیونکہ وہ جلد از جلد مکھنا ہاتھی تک پہنچ جانا
چاہتا تھا۔

ادھر مکھنا ہاتھی ایک لمحے کے لئے تو رک گیا مگر
دوسرے لمحے وہ پھر تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس
نے پہاڑی پر سے منکو کی مخصوص آواز سنی چنانچہ اسے
تسلی ہو گئی کیونکہ وہ منکو کو اچھی طرح جانتا تھا کہ منکو
انتہائی تیز، ذہین اور چست بندر ہے۔

ادھر مائیکل نے جھپٹ کر دوبارہ وہ بڑی بندوق

اٹھا لی تھی اور اب وہ ایک بار پھر مکھنا ہاتھی کو گولی
مارنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ ادھر مکھنا ہاتھی پوری
تیزی سے بھاگتا ہوا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گو اب
اندھیرا بڑھ چکا تھا مگر مائیکل کو وہ دیوہیکل ہاتھی
صاف نظر آ رہا تھا چنانچہ اس نے نشانہ لے کر ٹریگر
دبا دیا مگر اس کو مکھنا ہاتھی کی خوش قسمتی کہا جائے یا
مائیکل کی بد قسمتی کہ بندوق نیچے گرنے کی وجہ سے
خراب ہو چکی تھی چنانچہ ٹریگر دبانے کے باوجود نہ
چلی۔

اب تو مائیکل بے حد پریشان ہو گیا۔ اس نے جان
بچانے کے لئے پہاڑی پر چڑھنا چاہا مگر اب مکھنا ہاتھی
اس کے سر پر پہنچ چکا تھا اور پھر دوسرے لمحے مکھنا
ہاتھی نے سونڈ بڑھا کر پہاڑی پر چڑھتے ہوئے مائیکل کو
اٹھا لیا۔ مائیکل اس کی سونڈ میں ایک کھلونے کی
طرح لپٹا ہوا تھا۔ مکھنا ہاتھی نے مائیکل کو اپنے
کے قریب پھینکا اور دوسرے لمحے اس پر اپنا پیر ر
دیا اور مائیکل کے منہ سے نکلنے والی چیخ اس کے حلق
میں ہی گھٹ کر رہ گئی۔ مکھنا ہاتھی کے پیر کے نیچے

کر اس کا جسم پھٹ گیا۔ گو وہ پہلی بار ہی مر چکا تھا
مگر مکھنا ہاتھی پر تو جیسے جنون کا دورہ پڑ گیا تھا۔ اس
نے مردہ مائیکل کے جسم کو اٹھا اٹھا کر زمین پر مارنا
شروع کر دیا۔ مائیکل کا جسم ٹکڑوں میں تبدیل ہوتا
چلا گیا اور پھر مکھنا ہاتھی کو اس وقت تک چین نہ آیا
جب تک مائیکل کا جسم قیمے میں تبدیل نہ ہو گیا۔
اسی لمحے منکو بھی اچھلتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔

"سردار مکھنا جلدی چلو یہ انسان بڑی بڑی مشینیں
لے کر ہم پر حملہ کر دیں گے اور ہم اکیلے ان کا
مقابلہ نہیں کر سکتے"۔ منکو نے اچھل کر مکھنا ہاتھی
کے اوپر چڑھ کر کہا۔

"چلو میں نے اپنے دشمن سے انتقام لے لیا ہے"۔
مکھنا ہاتھی کا غصہ بھی ٹھنڈا پڑ چکا تھا اور پھر وہ
واپس بھاگا۔ کافی دور اس کی دلہن موگی بڑے
فکرمندانہ انداز میں کھڑی تھی اور جب اس نے اپنے
نئے نویلے دولہا کو یوں بخیریت آتے دیکھا تو وہ خوشی
سے اچھلنے لگی۔ مگر چونکہ اس کا بھاری بھرکم جسم
اس کو باقاعدہ اچھلنے نہیں دے رہا تھا اس لئے وہ

ادھر ادھر ڈول کر ہی رہ گئی اور پھر وہ تینوں مل کر آگے بڑھ گئے۔ منکو نے سب سے پہلے ان دونوں کو شادی کی مبارکباد دی اور پھر وہ اسے اب تک کے تمام واقعات سنانے لگا۔ جب اس نے بتایا کہ کس طرح اس نے حملہ کرکے سردار مکھنا کی جان بچائی اور کس طرح دوسری بار اس نے حملہ کرکے دشمنوں کو مار بھگایا تو مکھنا ہاتھی اور موگی بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے اپنے دوست منکو کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

"منکو تم واقعی ایک بہترین دوست ہو اور مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے"۔ مکھنا ہاتھی نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"تمہاری جان بچانا میرا فرض تھا دوست۔ مجھے تو خوشی ہے کہ میں اس وقت وہاں موجود تھا ورنہ خدانخواستہ نجانے کیا ہو جاتا"۔ منکو نے جواب دیا اور ملکہ موگی اس بات کا تصور کرکے ہی کہ سردار مکھنا مر جاتا، جھرجھری لے کر رہ گئی۔

ٹارزن اپنی خوبصورت جھونپڑی کے باہر ایک پتھر پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ شام ہو گئی ہے مگر ابھی تک منکو واپس نہیں آیا۔ نجانے کتنی دور تک چلا گیا ہے۔

وہ اسی سوچ میں غرق تھا کہ ان لوگوں کا اس جنگل میں آنے کا کیا مقصد ہے اور یہ کس طرح یہاں سے دفع ہوں گے۔ ابھی وہ اس سوچ میں مبتلا تھا کہ اچانک دور سے ہاتھیوں کے دوڑنے کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ٹارزن چونک کر یہ آوازیں سننے لگا۔ آوازوں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ دو ہاتھی ہیں اور اسی طرف آ رہے ہیں اور پھر ٹارزن بے

اختیار ہنس پڑا کیونکہ ان کی آوازوں سے ہی وہ اندازہ
لگا چکا تھا کہ دونوں مکھنا اور موگی ہیں۔ مگر وہ اس
بات پر حیران تھا کہ ہنی مون منانے کی بجائے وہ
اس کے پاس کیوں آ رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی
خاص بات ہو گئی ہے چنانچہ وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور
پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہاتھی دوڑتے ہوئے
درختوں کی آڑ سے نکل کر سامنے آ گئے اور ٹارزن
ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ مکھنا ہاتھی پر بیٹھا ہوا
منکو اسے صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھی ٹارزن
کے قریب آ کر رک گئے اور منکو بھی اچھل کر مکھنا
ہاتھی سے نیچے اتر آیا۔

" آؤ دوستو کیسے آئے ہو۔ منکو میں تمہارا انتظار کر
رہا تھا"۔ ٹارزن نے ان کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

پھر منکو نے وہاں سے جانے کے بعد سے اب تک
کے تمام واقعات کسی ماہر کہانی سنانے والے کی طرح
پوری تفصیل کے ساتھ سنا دیئے اور پھر مکھنا ہاتھی
نے بھی اسے واقعات بتائے تو ٹارزن سوچ میں پڑ
گیا۔

" سردار یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں۔ ہمیں ابھی
ان کا خاتمہ کرنا چاہیئے"۔ مکھنا ہاتھی نے غصے سے
بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

" نہیں مکھنا اگر ہم نے اندھا دھند ان پر حملہ کر
دیا تو ہم میں سے کافی جانور ان کے ہاتھوں مارے
جائیں گے کیونکہ ان کے پاس بے حد خطرناک ہتھیار
ہیں۔ ہمیں ان کا مقابلہ عقلمندی کے ساتھ کرنا
پڑے گا"۔ ٹارزن نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے سردار، تم بے حد عقلمند ہو اور ہمیں
تم پر اعتماد ہے۔ اب تک تم نے ہمیں بچانے کے
لئے سینکڑوں کارنامے انجام دیئے ہیں۔ بہرحال میں
چاہتا ہوں کہ جتنی جلدی ہو سکے ان کا خاتمہ ہو جائے
تاکہ ہم چین اور سکھ سے رہ سکیں"۔ مکھنا ہاتھی نے
جواب دیا۔

" تم فکر نہ کرو میں جلد ہی ان کا بندوبست کر
لوں گا۔ اب تم دونوں منکو کو یہیں چھوڑ کر جاؤ ہنی
مون مناؤ۔ میں جلد ہی تم لوگوں کو پروگرام کی اطلاع
دے دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا اور وہ دونوں اسے سلام

کر کے واپس مڑ گئے۔ جب وہ کافی دور چلے گئے تو ٹارزن نے منکو سے کہا۔

" آؤ منکو اس پہاڑی کی طرف چلیں۔ میں خود جا کر ان کی سرگرمیاں دیکھنا چاہتا ہوں"۔

" چلیں سردار"۔ منکو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے دوڑتے ہوئے پہاڑی کی طرف بڑھنے لگے۔ اس بار ٹارزن درخت کی شاخوں پر جھولنے کی بجائے پیدل ہی دوڑ رہا تھا کیونکہ وہ رات کے وقت درختوں کی شاخوں سے جھولنا پسند نہیں کرتا تھا۔

کافی دیر تک مسلسل دوڑنے کے بعد وہ جلد ہی اس پہاڑی کے قریب پہنچ گیا۔ کیونکہ اس نے جنگل کے اندر سے نزدیک ترین راستہ اختیار کیا تھا۔ اس لئے وہ جلد ہی وہاں تک پہنچ گیا تھا۔ وہاں رک کر اس نے دیکھا کہ پہاڑی کی دوسری طرف میدان کے قریب ہی بے حد روشنی ہو رہی ہے۔ خیمے لگائے جا چکے ہیں۔ جگہ جگہ بڑے بڑے روشن انڈے رکھے ہوئے تھے۔ جن سے نکلنے والی روشنی نے چاروں طرف

اتنی روشنی کر رکھی ہے کہ جیسے دن نکل آیا ہو اور لوگ ٹرکوں سے مشینیں اتار اتار کر زمین پر فٹ کر رہے تھے۔ بہت سے لوگ گڑھے کھود رہے تھے۔ کچھ کیمپ کے چاروں طرف لکڑیاں جمع کر کے ڈھیر کر رہے تھے۔ روشنی کی وجہ سے ٹارزن کو سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا اور پھر اسے پروفیسر اور مادام بھی ایک طرف کھڑے نظر آ گئے۔ بہت سے محافظ ہاتھوں میں مشین گنیں لئے ادھر ادھر پھیلے پہرہ دے رہے تھے اور پھر ٹارزن کی نظریں پہاڑی کی طرف اٹھ گئیں۔ گو وہاں خاصا اندھیرا تھا مگر ٹارزن جنگلوں میں رہ کر تاریکی میں بھی بخوبی دیکھنے کا عادی بن چکا تھا اس لئے پہاڑی کی چوٹی پر بھی اسے دو آدمی کھڑے صاف نظر آ گئے۔ انہوں نے چوٹی پر ایک بڑی سی مشین فٹ کی ہوئی تھی۔

ٹارزن بڑی پریشانی سے یہ انتظامات دیکھ رہا تھا۔ تیاریاں دیکھ کر صاف نظر آتا تھا کہ یہ لوگ یہاں مستقل اڈا لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور پھر ٹارزن نے کیمپ میں گھس کر پروفیسر کو اغوا کر لانے کا فیصلہ کر

لیا کیونکہ وہ پروفیسر سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ
لوگ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
"منکو میں کیمپ میں جا رہا ہوں۔ تم میرا یہیں
انتظار کرو"۔ ٹارزن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
"مگر سردار آپ اکیلے مت جائیں۔ میں آپ کے
ساتھ چلتا ہوں۔ شاید آپ کو میری ضرورت پڑ
جائے"۔ منکو نے ڈرتے ڈرتے کہا۔
"نہیں تم یہیں ٹھہرو میں ابھی واپس آ جاؤں گا"۔
ٹارزن نے اسے ڈانٹ دیا اور خود آگے بڑھ گیا۔ وہ
بڑی احتیاط سے جھاڑیوں اور درختوں کی آڑ لیتا ہوا
آگے بڑھ رہا تھا۔ وہ اتنی احتیاط سے آگے بڑھ رہا تھا
کہ کسی کو وہاں اس کی موجودگی کا احساس تک نہیں
ہوا اور وہ تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ اس
روشن انڈے کے پاس پہنچ گیا۔ اب وہ ان کے اتنے
قریب آگیا تھا کہ ان کی باتیں بھی آسانی سے سن
سکتا تھا۔ قریب ہی چند آدمی مل کر ایک بہت بڑا
گڑھا کھود رہے تھے۔ پروفیسر اور مادام بھی ان سے چند
فٹ کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ ٹارزن نے ادھر ادھر

دیکھا اور پھر وہ زمین پر رینگتا ہوا آگے بڑھ آیا۔ پھر
جس طرح بجلی کوندتی ہے اس طرح وہ انتہائی تیزی
سے گڑھا پار کرکے ایک بڑے سے پتھر کے پیچھے
چھپ گیا۔
"یہ کون تھا۔ کوئی چیز گڑھے کے اوپر سے کودی
تھی"۔ مادام نے چونک کر کہا اور پروفیسر جو دوسری
طرف دیکھ رہا تھا چونک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر
وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ ٹارزن اس دوران بڑے پتھر
کے پیچھے چھپا بیٹھا رہا۔ وہ ان کی باتیں سن رہا تھا۔
وہ چاہتا تھا کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے اور وہ پروفیسر کو
اغوا بھی کرکے لے جائے۔
"تم یہیں ٹھہرو پروفیسر میں جان کو بلا لاؤں۔ مجھے
یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے یہاں کوئی خطرہ ہے۔ وہ
پہریداروں کا انچارج ہے۔ میں اسے تلاشی کا حکم دیتی
ہوں"۔ مادام نے پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔
"مادام اگر آپ حکم دیں تو میں جان کو بلا
لاؤں"۔ پروفیسر نے کہا۔
"نہیں تم ان کی نگرانی کرو تاکہ یہ ضرورت سے

زیادہ گڑھا نہ کھود ڈالیں"۔ مادام نے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گئی۔

ٹارزن تو اسی موقع کی انتظار میں تھا اور خدا نے جلد ہی یہ موقع اسے دے دیا تھا مگر اچانک وہ چونک پڑا کیونکہ کیمپ کے گرد موجود خشک لکڑیوں کے الاؤ کو آگ لگائی جا چکی تھی اور شاید ان لکڑیوں پر پٹرول چھڑکا گیا تھا کیونکہ یکدم چاروں طرف آگ کے شعلے بلند ہونے لگے تھے۔ اب تو ٹارزن پھنس گیا تھا۔ پروفیسر کو لے کر اس آگ میں سے صحیح سلامت نکل جانا بڑا مشکل تھا۔ جبکہ یہاں اردگرد بے شمار مسلح لوگ موجود تھے جن کے پاس مشین گنیں تھیں۔ وہ کسی بھی لمحے ٹارزن پر گولیوں کی بارش کر سکتے تھے۔

ادھر ٹارزن کو اس بات کا بھی خیال تھا کہ جلد ہی مادام دوسرے آدمیوں کو لے کر واپس آ جائے گی اور پھر اس کی تلاش شروع ہو جائے گی چنانچہ جتنی جلدی بھی ممکن ہو سکے اسے کوئی فیصلہ کرنا تھا اور آخرکار اس نے خطرہ مول لینے کا فیصلہ کر ہی لیا اور اس نے پتھر کی اوٹ سے ہی چھلانگ لگائی۔ دوسرے

لمحے پروفیسر اس کے مضبوط اور طاقتور ہاتھوں میں کسی کھلونے کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ پروفیسر کے منہ سے بھیانک چیخ نکلی اور اس کی چیخ سن کر اردگرد موجود لوگ چونک پڑے مگر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا ٹارزن نے جنگل کی طرف دوڑ لگا دی۔ آگ کے وسیع الاؤ کے قریب پہنچ کر اس نے زور سے ایک نعرہ مارا۔

"ہا۔ گا۔ گا"۔ اس وحشتناک نعرے سے پورا جنگل گونج اٹھا۔ دوسرے لمحے ٹارزن نے پروفیسر کو پوری قوت سے الاؤ کی دوسری طرف اچھال دیا اور پروفیسر کسی چھوٹے سے پتھر کی طرح اڑتا ہوا آگ کے اوپر سے گزر کر نظروں سے دور ہو گیا۔ اس کا نعرہ سنتے ہی پورا کیمپ گولیوں سے گونج اٹھا۔ محافظوں اور چوکیدار نے گھبرا کر اندھا دھند گولیاں چلانی شروع کر دیں۔ ادھر پہاڑی پر موجود چوکیداروں نے بلا سوچے سمجھے پہاڑی پر نصب مشین گن چلانا شروع کر دی اور اس افراتفری کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان کی گولیوں سے ان کے اپنے کئی آدمی مارے گئے اور کیمپ چیخوں اور

کراہوں سے گونج اٹھا۔

ٹارزن نے نعرہ مارتے ہی زور سے دوڑتے ہوئے ایک بھرپور چھلانگ لگائی اور پھر وہ کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا آگ کے بلند شعلوں میں سے گزر کر دوسری طرف جا گرا۔ نیچے گرتے ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر جتنی تیزی سے ممکن ہو سکتا تھا بھاگتا ہوا جنگل میں گھستا چلا گیا کیونکہ اب اسے پہاڑی پر موجود مشین گن سے خطرہ تھا۔ پروفیسر کی اسے پرواہ نہیں تھی کیونکہ اس نے نعرہ مارا ہی اس لئے تھا کہ وہ منکو کو چوکنا کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کے نعرہ مارتے ہی منکو چوکنا ہو گیا اور پھر جب پروفیسر کا ہلکا پھلکا جسم ہوا میں اڑتا ہوا اس طرف آ گرا تو منکو نے اس کا بازو پکڑا اور آگے گھسیٹنے لگا۔ قریب ہی جنگل تھا اس لئے وہ بھرپور قوت لگا رہا تھا اور پھر وہ کسی نہ کسی طرح اسے گھسیٹتا ہوا جنگل میں گھس گیا۔ وہاں جا کر اس نے ایک درخت کے نیچے پروفیسر کو لٹا دیا اور اس کی توقع کے مطابق چند لمحوں بعد ٹارزن بھی تیزی سے دوڑتا ہوا جنگل میں آ گھسا۔

"ادھر سردار ادھر"۔ منکو نے چیخ کر اسے بتایا پھر ٹارزن بھی وہاں پہنچ گیا۔

"جلدی چلو"۔ ٹارزن نے جھک کر زمین پر پڑے ہوئے پروفیسر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر چیتے کی سی تیزی سے اپنی جھونپڑی کی طرف دوڑ لگا دی۔ منکو بھی اس کے پیچھے بھاگتا ہوا آ رہا تھا۔ پروفیسر ابھی تک بے ہوش تھا۔ جلد ہی ٹارزن اپنی جھونپڑی کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے جھونپڑی کے اندر داخل ہو کر پروفیسر کو گھاس کے اوپر لٹایا اور منکو کو پانی لانے کا کہا۔ وہ جلد از جلد اس سے تمام معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا۔ منکو پانی لے آیا تو ٹارزن نے بوڑھے پروفیسر کے منہ پر پانی ڈالا مگر بوڑھا ہوش میں نہ آیا حتی کہ ٹارزن نے تمام کوششیں کر لیں مگر بوڑھے نے ہوش میں آنے کا نام ہی نہ لیا۔ آخرکار ٹارزن تھک کر بیٹھ گیا۔ نجانے اس بوڑھے کو کیا چوٹ لگ گئی تھی کہ وہ ہوش میں ہی نہ آ رہا تھا حالانکہ وہ جھاڑیوں پر گرا تھا اس لئے بظاہر تو اسے شدید چوٹ نہ آئی تھی اور ٹارزن کا تمام منصوبہ خاک میں مل گیا۔

کیمپ میں افراتفری مچی ہوئی تھی۔ جان نے بڑی
مشکل سے چیخ و پکار کر کے فائرنگ رکوائی اور پھر
حالات معمول پر آنے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی
فائرنگ سے ان کے اپنے پانچ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں
اور پروفیسر غائب ہے۔ ٹارزن کے ہولناک نعرے نے
ان سب کو بتا دیا تھا کہ پروفیسر کو لے جانے والا
ٹارزن خود ہی تھا۔

مادام کے خیمے میں اس وقت اکیلا جان موجود تھا۔
مادام اور جان دونوں کے چہرے اترے ہوئے تھے۔
ان کے چہروں پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

" مائیکل بھی مر گیا۔ اب پروفیسر بھی اغوا کر لیا گیا

ہے۔ آخر ہمارے مشن کا کیا ہوگا۔ ایسا تو میں نے
کبھی سوچا بھی نہ تھا"۔ مادام نے شکست خوردہ لہجے
میں کہا۔

" مادام پروفیسر کو اغوا کر لیا گیا ہے اور پروفیسر کے
بغیر ہم اس پہاڑی سے سونا کیسے نکالیں گے۔ وہ ماہر
معدنیات ہے۔ اسی کی رپورٹ پر ہی ہم نے یہ مشن
بنایا تھا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ٹارزن پروفیسر کو
زندہ رکھے گا کیونکہ وہ پروفیسر سے پہلے بھی مانوس
ہے۔ ویسے میں نے شروع میں کہا تھا کہ ٹارزن کو ختم
کئے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے"۔
جان نے جواب دیا۔

" ہاں یہ بات تو صحیح ہے۔ دراصل ہم سے غلطی
ہوئی جیسے ہی ٹارزن کیمپ میں آیا تھا ہم اسے دیکھتے
ہی گولی مار دیتے تو اب ان حالات سے نہ گزرتے"۔
مادام نے جواب دیا۔

" ایسا اب بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس جدید
ترین اسلحہ ہے۔ ہم مشن شروع کرنے سے پہلے جنگل
میں گھس کر ٹارزن کا شکار کر لیں۔ اس کے بعد

اطمینان سے مشن مکمل کر لیں ورنہ اس طرح تو نہ
ہم اپنا مشن مکمل کر سکیں گے اور نہ ہی اپنی جانیں
بچا سکیں گے"۔ جان نے تجویز پیش کی۔
" مگر اب مسئلہ پروفیسر کا ہے۔ اگر اس نے
پروفیسر کو ختم کر دیا تو ہم بے دست و پا ہو کر رہ
جائیں گے"۔ مادام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔
" ہنیں مادام ایسی بات ہنیں ہے۔ ہمیں اور بہت
سے ماہر معدنیات مل جائیں گے۔ زیادہ سے زیادہ یہی
کہ اہنیں ان کی مانگ کے مطابق معاوضہ دینا پڑے
گا"۔ جان نے جواب دیا۔ مادام چند لمحوں تک کچھ
سوچتی رہی پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلنے
لگی۔ شاید وہ کسی فیصلے پر پہنچ گئی تھی۔
" بہت اچھے جان، تم نے مجھے ایک بہت بڑی
الجھن سے نکال لیا ہے۔ یقیناً معقول معاوضے پر ایک
سے ایک اچھا ماہر معدنیات ہمیں مل سکتا ہے اور اگر
ہم اس پہاڑی سے سونا نکال لیں تو پھر ہمیں معاوضہ
کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ ہم چاہیں تو اس سونے سے
آدھی دنیا خرید لیں"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے

جواب دیا۔
" تو پھر آپ نے آئندہ کے لئے کیا پروگرام بنایا
ہے"۔ جان نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔
" ساری رات مشینیں فٹ کی جائیں اور پھر صبح
ہم چند بہادر اور نڈر لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر ٹارزن
کی تلاش میں نکلیں گے اور جب تک ٹارزن ختم ہنیں
ہو جاتا یہ مشینیں ہنیں چلیں گی"۔ مادام نے فیصلہ
سنا دیا۔
" بہت مناسب فیصلہ ہے مادام۔ مجھے امید ہے کہ
ہم جلد ہی ٹارزن کو ٹھکانے لگانے میں کامیاب ہو
جائیں گے"۔ جان نے جواب دیا اور پھر مادام کو
سلام کرنے کے بعد خیمے سے باہر نکل گیا۔ اس کے
جانے کے بعد مادام کرسی سے اٹھی۔ اس نے خیمے کا
پردہ اچھی طرح ڈوریوں سے باندھا۔ اب ان ڈوریوں
کو جب تک اندر سے کھولا نہ جاتا کوئی شخص اندر
داخل ہنیں ہو سکتا تھا اور ڈوریاں کسی بھی صورت
میں باہر سے ہنیں کھول جا سکتی تھیں۔ مادام نے
لباس تبدیل کیا اور پھر خیمے میں پڑی ہوئی سفری

چارپائی جس پر ایک بڑا نرم سا گدا پڑا ہوا تھا، لیٹ گئی۔ لیٹنے کے بعد اس نے سونے کی بے حد کوشش کی مگر اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ ایک ہی دن میں اتنے بھیانک واقعات گزرے تھے کہ وہ بے حد پریشان ہو گئی تھی۔ مائیکل کی بھیانک موت اور پھر کیمپ میں سے پروفیسر کا اغوا اسے رہ رہ کر یاد آ جاتا تھا۔

اب وہ ٹارزن کی شخصیت سے بے پناہ مرعوب ہو چکی تھی۔ جس طرح ٹارزن نے اس کے کیمپ میں آ کر پروفیسر کو اغوا کیا تھا اس سے وہ ٹارزن کی بہادری اور دلیری کی قائل ہو گئی تھی اور گو اس نے ٹارزن کی موت کا فیصلہ سنا دیا تھا مگر ابھی تک وہ دل ہی دل میں اپنے اس فیصلے پر پچھتا بھی رہی تھی کیونکہ وہ ایسے خوبصورت، صحتمند، نڈر اور دلیر آدمی کو قتل نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ ٹارزن خواہ مخواہ ان کے آڑے آ رہا تھا۔ وہ ان کے مشن میں روڑے اٹکا رہا تھا اور وہ یہ نقصان کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"کوئی ایسی صورت نہیں کہ ٹارزن بھی نہ مرے اور وہ اپنے مشن میں بھی کامیاب ہو جائے"۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے سوچا اور پھر چند لمحے وہ خاموش پڑی کچھ سوچتی رہی پھر یکدم اچھل کر بستر پر بیٹھ گئی۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو کیا ہی بات ہے۔ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا"۔ اس نے سوچا اور اس کے چہرے پر مسرت کے آثار دوڑ گئے۔

"اس مسئلے کا یہی ایک بہترین حل ہے کہ میں اس سے شادی کر لوں"۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ٹارزن سے شادی"۔ اس نے ایک بار پھر سوچا پھر دھیرے سے مسکرا دی۔ اس نے اب تک شادی نہیں کی تھی اور نہ ہی اس مسئلے پر فی الحال اس نے سوچا تھا مگر اچانک اسے یہ خیال آیا تھا اور پھر ٹارزن جیسے خوبصورت اور بہادر نوجوان سے شادی کرنے میں اس کو کیا عار تھی۔ اس نے سوچا کہ اگر وہ ٹارزن سے شادی کر لے اور اس طرح وہ اسے اپنا شوہر بنا کر یہاں کیمپ میں لے آئے اور پھر وہ سب

مل کر اس پہاڑی کے نیچے موجود بے شمار سونا نکال
لیں۔ تو وہ دنیا کے امیر ترین انسان ہوں گے"۔ اور
پھر وہ ٹارزن کو لے کر جنگلوں سے نکل کر مہذب
دنیا میں چلی جائے گی جہاں ٹارزن بہترین تراش کا
سوٹ پہن کر جب اس کے ساتھ پارٹیوں میں جائے
گا تو ٹارزن کو دیکھ کر تمام دنیا اس پر رشک کرے
گی۔ اس طرح خوبصورت شوہر اور بے پناہ دولت پا
کر وہ دنیا کی خوش قسمت ترین عورت ہو گی۔ مادام
دوبارہ لیٹ کر باقاعدہ شیخ چلی کی طرح خواب دیکھنے
لگی۔

"مگر ٹارزن مجھ سے شادی کرنے پر کیسے رضامند
ہوگا"۔ مادام نے سوچا اور پھر وہ اس پر غور کرتی
رہی۔ کافی دیر تک تو اسے کوئی ترکیب سمجھ میں نہ آئی
مگر اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا اور وہ سچ
مچ اپنی جگہ سے اچھل پڑی۔

ٹارزن سے شادی کی ایک انوکھی تجویز اس کے
ذہن میں آئی تھی۔ اس طرح وہ ٹارزن کو شادی پر
مجبور کر سکتی تھی اور پھر جیسے جیسے وہ اس تجویز پر

غور کرتی گئی اسے اس تجویز کی کامیابی پر مکمل یقین
ہوتا چلا گیا۔ جب اسے مکمل یقین ہوگیا کہ اس کی یہ
تجویز ناکام نہیں ہوگی تو وہ مطمئن ہو گئی اور پھر
دوسرے لمحے اسے نیند آ گئی۔ اب وہ بڑے اطمینان
اور سکون کی نیند سو رہی تھی۔

ٹارزن نے جب دیکھا کہ بوڑھا پروفیسر کسی بھی طرح ہوش میں نہیں آ رہا اور اس کی تمام محنت بے کار چلی جائے گی تو اس نے جھنجھلا کر پروفیسر کے چہرے پر ایک تھپڑ مار دیا اور اس تھپڑ کا نتیجہ حیرت انگیز نکلا۔ پروفیسر جو کسی بھی طرح ہوش میں نہیں آ رہا تھا تھپڑ کھاتے ہی ہوش میں آنے لگا۔

" لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے "۔ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پروفیسر نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں اسے سامنے ٹارزن اور اس کے پہلو میں موجود منکو نظر آیا تو وہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا۔

" کیا میں زندہ ہوں"۔ اس نے حیرت بھرے انداز میں اپنے جسم کو ٹٹولتے ہوئے کہا۔

" ہاں پروفیسر نہ صرف تم زندہ ہو بلکہ اس وقت میری جھونپڑی میں بھی ہو"۔ ٹارزن نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مم، مگر میں تو کیمپ میں تھا۔ مجھے بس اتنا یاد ہے کہ کوئی لمبی چوڑی سی چیز بجلی کی طرح مجھ پر جھپٹی تھی اور پھر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کسی فولادی پنجے میں پھنس کر زمین سے اٹھتا چلا گیا۔ خوف کی شدت کی وجہ سے میں شاید بے ہوش ہو گیا تھا"۔ پروفیسر نے یاد کرتے ہوئے کہا۔

" ہاں پروفیسر میں کیمپ سے تمہیں اغوا کر لایا ہوں"۔ ٹارزن بدستور سنجیدہ لہجے میں بولا۔

" ٹارزن تو یہ تم تھے جو مجھ پر جھپٹے تھے"۔ پروفیسر نے حیرت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" ہاں پروفیسر، اور میں تمہیں یہاں اس لئے لایا ہوں کہ تم مجھے مادام اور اپنے یہاں آنے کا مقصد بتا دو تاکہ اس بات کو سامنے رکھ کر میں مادام کے خلاف

کوئی فیصلہ کن قدم اٹھا سکوں"۔ ٹارزن نے پروفیسر
سے کہا اور پروفیسر چند لمحوں تک حیرت سے ٹارزن کو
دیکھتا رہا اور پھر اس کے چہرے پر پراسرار سی
مسکراہٹ پھیل گئی۔

" دیکھو ٹارزن میں مادام کا ملازم ہوں اور
ایمانداری یہ ہے کہ میں مادام کے راز کو راز رکھوں
گا۔ مادام نے یہاں آنے سے پہلے ہم سے رازداری کا
حلف اٹھوایا تھا اور یہ حلف میں نے بھی اٹھایا تھا۔
اس لئے اب تم خود سوچو کہ میں وہ راز تمہیں کیسے بتا
دوں"۔ پروفیسر نے اس بار بے حد سنجیدگی سے جواب
دیا۔

" دیکھو پروفیسر اس جنگل اور اس جنگل میں موجود
جنگلی قبائل اور جنگلی جانوروں کی حفاظت کے لئے
میں بڑے سے بڑا قدم اٹھا سکتا ہوں۔ اس لئے مجھے
مجبور نہ کرو کہ میں زبردستی تمہاری زبان سے وہ راز
اگلواؤں۔ بہتر یہی ہے کہ تم خود ہی بتا دو"۔ ٹارزن کا
چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

" ٹارزن تم ایک بہادر آدمی ہو اور ایک بہادر آدمی

کسی بوڑھے اور کمزور آدمی پر ہاتھ نہیں اٹھایا کرتا کیونکہ
یہ بہادروں کی توہین ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ تم
مجھ پر طاقت استعمال نہیں کرو گے"۔ چالاک پروفیسر
نے ٹارزن سے بچنے کے لئے نیا بہانہ گھڑا۔ کیونکہ وہ
اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر ٹارزن نے ایک تھپڑ بھی
زور سے مار دیا تو ایک لمحے میں تمام راز بتانا پڑے
گا۔ اس لئے اس نے پہلے ہی ٹارزن کو بہکانا شروع کر
دیا۔

" یہ ضروری نہیں کہ میں خود تم پر طاقت
استعمال کروں۔ میرا ایک اشارہ تمہیں زبان کھولنے
پر مجبور کر دے گا۔ تمہارے ساتھ جو یہ بندر کھڑا ہے
اس کا نام منکو ہے اور یہ جانتا ہے کہ کسی کی زبان
کیسے کھلوائی جا سکتی ہے"۔ ٹارزن نے منکو کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پروفیسر منکو کی طرف دیکھ
کر ہی گھبرا گیا۔ اس کا ہر حربہ ناکام ہوتا جا رہا تھا۔
آخر اس نے چند لمحوں تک سوچنے کے بعد کہا۔

" دیکھو ٹارزن تمہارا مقصد صرف اتنا ہے کہ
تمہارے جنگل، اس میں بسنے والے جنگلی قبائل اور

جنگلی جانوروں کو کوئی نقصان نہ پہنچے"۔ پروفیسر نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ ٹارزن نے جواب دیا۔

"تو پھر میں وعدہ کرتا ہوں کہ نہ تمہارے جنگل کو ہم نقصان پہنچائیں گے اور نہ ہی کوئی جنگلی انسان اور جانور ہمارے ہاتھوں سے مرے گا"۔ پروفیسر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو کیا تم لوگ واپس چلے جاؤ گے"۔ ٹارزن نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میں نے کب کہا ہے کہ ہم واپس چلے جائیں گے۔ ہم یہاں اپنا کام جاری رکھیں گے"۔ پروفیسر نے جواب دیا۔

"اور وہ کام کیا ہے"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"اس سے تمہارا کوئی مطلب نہیں ہے"۔ پروفیسر نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"پروفیسر تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو۔ میں اس جنگل کا سردار ہوں اور سردار صرف حکم دیا کرتے ہیں۔ کسی کے ساتھ جرح نہیں کرتے۔ اب

تک میں صرف اس لئے خاموش ہوں کہ تم بوڑھے ہو۔ تم پر کوئی زیادتی نہ ہو مگر اب میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم فوراً تمام بات کھول کر میرے سامنے بیان کر دو"۔ ٹارزن کو جلال آگیا تھا۔ بوڑھا خاموش ہو گیا۔ شاید اس نے اب زبان نہ کھولنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ جب کافی دیر تک بوڑھا خاموش رہا تو ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر اس کی زبان میں کہا۔

"منکو اس شخص کی زبان کھلواؤ"۔ ٹارزن نے منکو کو اشارہ کرتے ہوئے کہا اور منکو تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے ایک عجیب حرکت کی۔ اس نے اچھل کر بوڑھے پروفیسر کا گلا پکڑ لیا اور پھر اس کے دانت پروفیسر کے گلے میں پیوست ہوگئے۔ جیسے وہ اس کا خون پی جائے گا۔ پروفیسر کی کربناک، چیخ بلندی ہوئی اور وہ بری طرح ہاتھ پیر مار مار کر اپنے آپ کو چھڑوانے لگا۔ مگر منکو تو کسی بھوت کی طرح اس سے چمٹا ہوا تھا۔

"مجھے اس بلا سے بچاؤ ٹارزن۔ میں سچ سچ بتا دوں گا"۔ پروفیسر نے گھگھیائے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں

سے دہشت برس رہی تھی اور ٹارزن نے منکو کو علیحدہ
ہونے کا حکم دیا۔ منکو تیزی سے ہٹ گیا مگر اب بھی
اس کی تیز چمکدار آنکھیں پروفیسر پر گڑھی ہوئی تھیں۔

" جلدی بتاؤ پروفیسر ورنہ اس بار میں منکو کو تم پر
چھوڑ کر باہر چلا جاؤں گا اور پھر ......" ٹارزن نے جان
بوجھ کر فقرہ ادھورا چھوڑ دیا اور پروفیسر پوری جان سے
کانپ اٹھا۔ وہ بار بار بڑے خوفزدہ انداز میں منکو
جیسے بڑے قدوقامت کے خوفناک بندر کو دیکھ رہا تھا۔
موت کی دہشت کے سامنے اس کا تمام حلف دھرے
کا دھرا رہ گیا۔

" سنو ٹارزن میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں ماہر
معدنیات ہوں یعنی زمین میں موجود ہر قسم کی
دھاتوں کا ماہر۔ میں ایک بار اس جنگل میں شکار
کھیلنے آیا تو پارٹی سے بچھڑ کر اس پہاڑی کی طرف جا
نکلا جہاں اس وقت ہمارا کیمپ ہے۔ میں نے ایک
نظر میں دیکھ لیا کہ اس پہاڑی کے نیچے سونے کی
ایک بہت بڑی کان ہے اور اس میں اتنا سونا موجود
ہے کہ اسے دنیا کی سب سے بڑی کان کہا جا سکتا ہے

اور جو شخص بھی اس سونے کو حاصل کر لے وہ پوری
دنیا کو خرید سکتا ہے۔ یہاں سے واپس جاتے وقت تم
نے جنگلی جانوروں سے میری جان بچائی اور پھر میں
مہذب دنیا میں پہنچ گیا وہاں میں نے چند لوگوں سے
اس سلسلے میں باتیں کیں اور آخرکار مادام سلوانا اس
مشن کے لئے تیار ہو گئی۔ مادام سلوانا انتہائی
خوبصورت، دلیر اور نڈر خاتون ہے اور وہ خاصی امیر
عورت ہے۔ اس سونے کو نکالنے کے لئے چونکہ بے
شمار بڑی بڑی اور قیمتی مشینیں اور بے شمار تربیت
یافتہ عملے کی ضرورت تھی اس لئے جن جن سے بھی
میں نے ذکر کیا سب تیار نہ ہوئے کیونکہ ہو سکتا تھا
کہ سونا نہ نکلے مگر مادام سلوانا فوراً راضی ہو گئیں۔
پھر ہم خفیہ طور پر یہاں آئے اور اس پہاڑی کی مٹی
یہاں سے لے گئے۔ اسے ہم نے ٹیسٹ کیا تو میرا خیال
صحیح نکلا چنانچہ مادام سلوانا نے اپنی جائیداد بیچ دی اور
پھر بینک میں موجود تمام نقد رقم اور جائیداد سے
حاصل شدہ رقم سے ہم نے یہ سب مشینیں خریدیں
اور عملے کو ایک ایک سال کی پیشگی تنخواہیں دے کر

ساتھ لے آئے۔ اگر یہ سونا مل جائے تو مادام دنیا کی
امیر ترین عورت بن جائے گی اور اگر نہ ملے تو
سوائے اس کے کہ وہ بھیک مانگ کر گزارہ کرے
اور کوئی صورت نہیں ہے۔ مائیکل، جان اور میں ہم
تینوں اس کے ملازم بھی ہیں اور حصہ دار بھی۔ ہمیں
تنخواہ کے علاوہ کان سے نکلنے والے سونے کا ایک
فیصد ملے گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ اتنا ہوگا کہ شاید
ہم اس کا تصور بھی نہ کر سکیں۔ ہم یہاں اس مقصد
کے لئے آئے ہیں۔ ویسے جنگلی جانوروں سے دفاع کے
لئے ہم اپنے ساتھ جدید ترین اسلحہ بھی لے کر آئے
ہیں۔ یہ اسلحہ ایسا ہے جو تمہارے پورے جنگل کو
ایک لمحے میں آگ لگا سکتا ہے۔ ایسے ہتھیار بھی ہیں
جو اس جنگل کے تمام انسانوں اور جانوروں کو ایک
لمحے میں مار سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ایسا زہر بھی ہے
اگر اسے پینے کے پانی میں ملا دیا جائے تو جنگل کے
تمام انسان اور جانور مر جائیں۔ ہمارے پاس ایسے
جراثیم ہیں جنہیں ہوا میں ملا دیا جائے تو اس جنگل
میں سانس لینے والا ہر جاندار ایک لمحے میں ختم ہو

جائے مگر ہم یہ سب چیزیں صرف اپنی حفاظت کے
لئے لے آئے ہیں اگر ہمیں کچھ نہ کہا جائے تو ہم بھی
کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ اسی لئے مادام نے سب
سے پہلے تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا اور
میری اب بھی گزارش یہی ہے کہ تم ہماری طرف
دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ۔ ہمارا وعدہ ہے کہ ہم تمہارے
جنگل اور جنگلی انسانوں اور جانوروں کی حفاظت کریں
گے"۔ بوڑھے نے تمام تفصیل بیان کرنے کے ساتھ
ساتھ دبے لہجے میں ٹارزن کو دھمکیاں بھی دے
ڈالیں۔

"لیکن پروفیسر تمہارا مقصد بے حد خطرناک ہے۔
یہ ٹھیک ہے کہ ہم جنگل کے رہنے والوں کو سونے
سے کوئی مطلب نہیں اور نہ ہی اس کی ہماری نظروں
میں کوئی اہمیت ہے مگر میں انسانی لالچ کو اچھی طرح
جانتا ہوں۔ جیسے جیسے تم سونا نکالتے جاؤ گے۔ تمہاری
ہوس بڑھتی جائے گی اور تم اس پہاڑی تک ہی محدود
نہیں رہو گے بلکہ پورا جنگل کھود مارو گے اور پھر
تمہاری دیکھا دیکھی اور لوگ بھی یہاں آئیں گے حتیٰ

کہ یہ جنگل فنا ہو جائے گا۔ یہاں کے جنگلی جانور اور انسان تمہاری ہوس کی بھینٹ چڑھ جائیں گے اور یہ ہم میں نہیں چاہتا۔ ابھی صرف تم لوگوں کو یہ سب کچھ معلوم ہے اگر تم سب ختم کر دیئے جاؤ تو پھر ہمارا جنگل محفوظ ہو سکتا ہے"۔ ٹارزن نے جواب دیا۔

" مگر ٹارزن یہ سب کچھ زیادتی ہے۔ تم ہمیں مار کر درندگی کا ثبوت دو گے"۔ پروفیسر نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ہم جنگل کے رہنے والوں کے لئے درندگی کوئی غلط بات نہیں بلکہ ایک خوبی ہے اور پھر اپنے وطن کو بچانے کے لئے سب کچھ کیا جا سکتا ہے اس سے پہلے شاید میں تم لوگوں کو زندہ واپس جانے کی اجازت دے دیتا لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد تم لوگوں کی موت ہمارے لئے ضروری ہو گئی ہے ورنہ تم وہاں جا کر سونا نکالنے کے قصے سناؤ گے اور پھر ہو سکتا ہے اور کتنے لوگ کس قسم کے ساز و سامان کے ساتھ یہاں امنڈ پڑیں جن کا ہم مقابلہ نہ کر سکیں"۔ ٹارزن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" مگر ٹارزن ہمیں کمزور نہ سمجھو۔ ہم مرنے سے پہلے تمہیں اور تمہارے جنگل کے تمام جانوروں کو ختم کر دیں گے"۔ پروفیسر نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

" ہم تمہیں اتنا موقع ہی نہیں دیں گے کہ تم کوئی حرکت کرو۔ میں کل ہی شیروں، چیتوں اور ہاتھیوں اور جنگلی قبیلوں کی فوج لے کر تمہارے کیمپ کو تہس نہس کر دوں گا"۔ ٹارزن نے جیسے فیصلہ کر لیا تھا۔

" ٹارزن تم بھول رہے ہو کہ ہم اس جنگل میں مستقل ڈیرہ ڈالنے آئے تھے اور تمہیں علم ہے کہ انسان جنگل میں رہ کر اپنے دفاع کے لئے بہت کچھ سوچتا ہے۔ اس وقت تک کیمپ کے باہر ٹھوس فولادی دیوار کھڑی کی جا چکی ہوں گی۔ جس کو اگر سو ہاتھی بھی اکٹھے ٹکر ماریں تو اس کا کچھ نہ بگڑے گا اور پھر اس میں بجلی کی رو دوڑا دی جائے گی چنانچہ جو بھی اس کے قریب آئے گا جل کر راکھ ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی ہمارے پاس مشین گنیں حتی کہ مارٹر گنیں بھی ہیں جن سے ہم ہزاروں انسانوں اور جانوروں کو ختم کر سکتے ہیں۔ آخری چارہ کار کے طور

پر ہمارے پاس خطرناک جراثیموں کی بوتلیں ہیں جن
کو ہم ہوا میں ملا دیں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے جنگل
میں موجود ہر جاندار ختم ہو جائے گا۔ ہمیں ان سے
بچنے کا طریقہ معلوم ہے اس لئے ہم پر ان کا اثر نہیں
ہوگا البتہ تم سب ختم ہو جاؤ گے"۔ پروفیسر اب کھل
کر دھمکیاں دے رہا تھا۔

" جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ میں تم لوگوں کے حفاظتی
اقدامات کرنے سے پہلے تمہارے کیمپ کو تباہ کر دوں
گا"۔ ٹارزن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر پروفیسر
اسے روکتا رہ گیا مگر ٹارزن جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔
منکو بدستور دروازے پر بیٹھا پہرہ دے رہا تھا۔

مادام گہری نیند سوئی ہوئی تھی کہ ہڑبڑا کر اٹھ
بیٹھی۔ پورے کیمپ میں ایک شور مچا ہوا تھا۔ مادام
چند لمحوں تک شور سے اصل بات کا اندازہ لگانے کی
کوشش کرتی رہی۔ پھر وہ تیزی سے مسہری سے نیچے
اتری اس نے بڑی پھرتی سے لباس تبدیل کیا اور پھر
پردے کی ڈوریاں کھول کر باہر نکل آئی۔ اسی وقت
دور سے جان بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔

" مادام غضب ہو گیا۔ بے شمار ہاتھی، شیر، چیتے،
بھیڑیئے اور وحشی ٹارزن کی سرکردگی میں کیمپ کے
گرد اکٹھے ہو چکے ہیں۔ ان کے انداز سے یوں محسوس
ہو رہا ہے جیسے وہ ہم پر حملہ کرنے والے ہیں"۔ جان

نے مادام کو بتایا۔

" فولادی دیواریں مکمل کھڑی ہو چکی ہیں یا ابھی کوئی جگہ باقی ہے"۔ مادام نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" فولادی دیواریں کھڑی کی جا چکی ہیں مادام۔ ہم ابھی ابھی انہیں فٹ کر کے فارغ ہوئے تھے"۔ جان نے جواب دیا۔

" اوہ خدا کا شکر ہے۔ ایسا کرو اس میں برقی رو دوڑانے کا حکم دے دو"۔ مادام نے اسے حکم دیا۔

" اس میں کچھ دیر چاہیئے اور جانوروں کی طرف سے فوری حملے کا خطرہ ہے"۔ جان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

" تم اپنا کام کرو میں ٹارزن کو اتنی دیر تک باتوں میں لگاتی ہوں"۔ مادام نے جان سے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی ایک کرین نما اونچی مشین پر چڑھتی چلی گئی۔ کافی بلندی پر چڑھنے کے بعد اب وہ چاروں طرف بخوبی دیکھ سکتی تھی۔ چاروں طرف نصب شدہ سرچ لائٹوں کی تیز روشنی میں اس

نے دیکھا کہ دور دور تک جہاں تک نظر پڑتی تھی جانور ہی جانور موجود تھے اور ان سے پرے ہزاروں کی تعداد میں وحشی تیر کمان اور نیزے لئے کھڑے تھے۔ شاید یہ ٹارزن کی جنگی حکمت عملی تھی کہ وہ انسانوں کو پہلے ہلاک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ یہ دیکھ کر مادام کے چہرے پر پریشانی کے آثار ابھر آئے۔ اگر ان سب انسانوں اور جانوروں نے بیک وقت حملہ کر دیا تو پھر یہ فولادی دیواریں اور بجلی کی رو وغیرہ سب دھری کی دھری رہ جائیں گی۔

مادام نے دیکھا کہ دیوار کے قریب ہی ٹارزن ایک بہت قد آور ہاتھی کے اوپر بیٹھا غور سے فولادی دیوار کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بہت بڑا نیزہ تھا۔ جس کی انی روشنی میں ہیرے کی طرح چمک رہی تھی۔ وہ سب شاید کسی بات کے انتظار میں تھے۔

" ٹارزن کیا تم حملہ کرنے کے لئے آئے ہو"۔ مادام نے چیخ کر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔ ٹارزن نے آواز سنتے ہی چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں مادام پر پڑیں وہ بے اختیار مسکرا

دیا اور پھر جواب میں کہنے لگا۔

" اور کیا میں بارات لے کر آتا"۔

" کاش تم بارات لے کر ہی آئے ہوتے"۔ مادام نے جواب دیا اور ٹارزن جھینپ گیا۔

" سنو ٹارزن تم واپس لوٹ جاؤ اور ہماری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ ورنہ میں اس تمام جنگل کو پھونک ڈالوں گی۔ میرے پاس ایسے جراثیم ہیں کہ میں اگر انہیں ہوا میں ملا دوں تو جنگل کا ہر جاندار مر جائے گا"۔ مادام نے بھی وہی دھمکی دی جو اس سے پیشتر بوڑھا پروفیسر دے چکا تھا۔

" تمہاری ہماری دوستی نہیں ہو سکتی مادام"۔ ٹارزن نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اتنے میں جان نے واپس آکر مادام سے کہا۔

" مادام برقی رو دیوار میں دوڑائی جا چکی ہے"۔

" اچھا"۔ مادام نے خوش ہو کر جواب دیا۔

" ٹارزن اگر تم ہمارے دوست ہو جاؤ تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہمارا کوئی آدمی اس دیوار سے باہر نہیں جائے گا"۔ مادام نے پیش کش کی۔

اس سے پہلے کہ ٹارزن کوئی جواب دیتا اچانک کیمپ کے پیچھے موجود پہاڑی کی چوٹی پر سے شیروں کے دھاڑنے اور آدمیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔ پہاڑی پر موجود مشین گن بردار آدمیوں پر دو شیروں نے حملہ کر دیا تھا اور اب وہ ان کی چیرپھاڑ میں مصروف تھے۔ شاید ٹارزن اسی انتظار میں تھا۔ کیونکہ پہاڑی پر سے فائرنگ اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

مادام اور اس کے ساتھی ایک لمحے کے لئے ششدر رہ گئے کیونکہ ٹارزن نے بہت خطرناک چال چلی تھی اور وہ شاید اسی انتظار میں تھا۔ مادام کے آدمیوں نے دیوار کے قریب لگی ہوئی مشینوں پر مناسب جگہیں ڈھونڈ لی تھیں اور اب وہ سب مشین گنیں ہاتھ میں لئے جانوروں پر فائرنگ کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ وہ سب مادام کی طرف دیکھ رہے تھے۔ ایک بہت بڑے پلیٹ فارم پر ایک بہت بڑی توپ بھی رکھی ہوئی تھی جس کے گرد بھی چار آدمی تیار کھڑے

تھے۔ اپنے آدمیوں کا شیروں کے ہاتھوں حشر دیکھتے ہی
مادام کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑ گیا۔ ادھر ٹارزن نے بھی
یکدم ایک زوردار نعرہ لگایا۔
"ہا۔ گا۔ گا۔ گا"۔ اور اس کی آواز جنگل میں
گونجتی چلی گئی۔ اس کے نعرے کے ساتھ ہی شیروں
نے ایک دھاڑ ماری اور پھر جیسے جنگل میں زلزلہ آ گیا
ہو اور پھر مادام کے سپاہیوں کو مادام کے حکم کا بھی
ہوش نہ رہا۔ ان سب نے گھبرا کر فائرنگ شروع کر
دی اور ادھر ہاتھیوں، شیروں، چیتوں اور بھیڑیوں نے
تیزی سے آگے بڑھ کر حملہ کر دیا۔ جس ہاتھی پر
ٹارزن سوار تھا وہ تیزی سے آگے بڑھا اور سب سے
پہلے اسی نے فولادی دیوار کو ٹکر مارنی چاہی مگر جیسے ہی
وہ ہاتھی دیوار سے ٹکرایا ٹارزن اچھل کر اور قلابازیاں
کھاتا ہوا نیچے گرا اور ہاتھی ایک بھیانک چیخ مار کر
الٹ گیا۔ اس کو بجلی کا طاقتور کرنٹ لگا تھا۔ کرنٹ
اتنا طاقتور تھا کہ چند ہی لمحوں میں ہاتھی کا جسم سیاہ پڑ
گیا تھا اور وہ مر گیا۔ ٹارزن کا اپنا جسم بھی بری طرح
کانپ رہا تھا۔ اسے بھی ایسا محسوس ہوا تھا جیسے اس

کے پورے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا ہو۔ یہ حالت
دیکھ کر ہاتھی تو پیچھے ہٹ گئے مگر ادھر اندھا دھند
فائرنگ سے بے شمار جانور مرنے لگے تھے۔
ٹارزن نے ایک اور نعرہ مارا اور پھر دوسرے لمحے
شیروں اور چیتوں نے آگے بڑھ کر حملہ کر دیا۔ انہوں
نے دیوار پر حملہ کرنے کی بجائے دور سے ہی جمپ
لگائے اور پھر وہ ہوا میں تیرتے ہوئے دیوار کے اوپر
سے ہوتے ہوئے کیمپ میں جا گرے۔ یہ ٹھیک ہے
کہ فائرنگ کی وجہ سے ان میں سے کئی راستے میں ہی
ڈھیر ہو گئے تھے مگر جو اندر پہنچ گئے تھے انہوں نے
موجود آدمیوں کا شکار شروع کر دیا۔ فائرنگ کرنے
والے آدمیوں کا دھیان بٹا اور انہوں نے کیمپ میں
موجود شیروں اور چیتوں پر فائرنگ کھولی ہی تھی کہ
ٹارزن نے ایک اور نعرہ مارا اور دوسرے لمحے سو کے
قریب مزید شیروں اور چیتوں نے چھلانگیں مار دیں
اور اس بار وہ سب کیمپ کے اندر پہنچ گئے۔
مادام پہلے ہی حملے کے وقت مشین سے نیچے اتر گئی
تھی۔ ٹارزن بھی دوسرے حملے کے وقت جمپ مار کر

کیمپ کے اندر پہنچ گیا تھا مگر اس نے ابھی تک وحشی
قبائل کو حملہ کرنے کا حکم نہ دیا تھا اور پھر وہاں
دست بدست جنگ چھڑ گئی۔ اب تو شیر اور چیتے جمپ
لگا لگا کر کیمپ کے اندر آ رہے تھے اور پھر پہلی بار
پلیٹ فارم پر موجود توپ چلی۔ ایک زوردار دھماکہ
ہوا جس سے پورا کیمپ لرز اٹھا اور توپ کے چلتے ہی
کیمپ سے باہر جانوروں کی چیخوں کا طوفان امڈ آیا۔

"ڈٹو اس پر حملہ کر دو"۔ ٹارزن نے چیخ کر چیتوں
کے سردار کو حکم دیا اور پھر چیتوں نے پلیٹ فارم کو
گھیر لیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ان دو آدمیوں پر حملہ
کرتے انہوں نے ایک اور گولا داغ دیا۔ کیمپ ایک
بار پھر گونج اٹھا مگر دوسرے لمحے چیتے اس پلیٹ فارم
پر چڑھ گئے۔ پلیٹ فارم پر موجود دونوں آدمیوں نے
ان پر مشین گنوں کی گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ کئی
چیتے مر گئے مگر جو بچ گئے تھے انہوں نے ایک لمحے
میں ان سب آدمیوں کی تکا بوٹی کر دی۔

کیمپ میں زوردار جنگ جاری تھی اور کیمپ کے
باہر سینکڑوں وحشی سردار ٹارزن کا حکم ملتے ہی حملہ

کرنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ گولیوں کی بارش سی
ہو رہی تھی اور جانور دھڑا دھڑ مر رہے تھے جو آدمی
بڑی بڑی مشینوں کے اوپر چڑھے بیٹھے تھے وہ ابھی
تک درندوں کے حملوں سے محفوظ تھے۔ وہ درندوں پر
گولیوں کی بارش کر رہے تھے مگر شیر اور چیتے باہر سے
چھلانگیں مار مار کر اندر آتے چلے جا رہے تھے۔ اس لئے
کیمپ ان سے بھرتا چلا جا رہا تھا۔

ٹارزن خیموں میں گھسا پھر رہا تھا وہ جلد از جلد
مادام کو ختم کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے علم تھا کہ جب
تک مادام ختم نہ ہوگی یہ لڑائی بند نہ ہو گی۔ مگر
مادام کہیں بھی موجود نہ تھی۔

اتنے میں کیمپ میں موجود سرچ لائٹیں اور تیز بلب
بجھ گئے اور وہاں گہرا اندھیرا ہو گیا شاید کسی شیر یا
چیتے کی ٹکر سے بجلی پیدا کرنے والی مشین کو نقصان
پہنچا تھا۔ اندھیرا ہوتے ہی ٹارزن سمجھ گیا کہ بجلی ختم
ہو گئی ہے چنانچہ اس نے ایک زوردار نعرہ مار کر باہر
موجود بے شمار ہاتھیوں کو حملے کا حکم دیا اور پھر
دوسرے لمحے لوہے کی دیوار پر چاروں طرف سے

ہاتھیوں کی ٹکریں پڑنے لگیں۔ دیوار گو خاصی مضبوط
تھی مگر وہ پانچ چھ سو ہاتھیوں کی ٹکریں بیک وقت
کیسے برداشت کر سکتی تھی چنانچہ دو تین مسلسل
ٹکریں پڑنے سے اچانک دیوار اکھڑ کر اندر آ گری اور
پھر تو کیمپ میں حشر مچ گیا۔ ہاتھی اور بھیڑیئے بھی
اندر گھس آئے۔ بھیڑیئے اور چیتے مشینوں پر چڑھ چڑھ
کر آدمیوں کو چن چن کر مارنے لگے تقریباً آدھے گھنٹے
میں کیمپ میں صرف درندوں کی غراہٹیں ہی باقی رہ
گئی تھیں اور ان پر ہونے والی فائرنگ ختم ہو چکی
تھی۔ شاید کیمپ میں موجود تمام انسان ختم ہو چکے
تھے۔ ٹارزن کا حملہ کامیاب رہا تھا اور ہولناک لڑائی کا
خاتمہ ہو چکا تھا اور پھر ٹارزن نے جنگ کے خاتمے کا
اعلان کر دیا۔ وہ جنگ جیت چکا تھا۔ پورے کیمپ
میں اب بے جان مشینوں کے علاوہ اور کوئی انسان
باقی نہیں بچا تھا مگر مادام غائب تھی۔ ٹارزن نے پورا
کیمپ چھان مارا مگر مادام کا کہیں پتہ نہیں تھا۔ پھر
ٹارزن کیمپ سے باہر نکل آیا۔ اب صبح ہو رہی تھی
اور ٹارزن یہ دیکھ کر بے حد رنجیدہ ہوا کہ اس کے

بے شمار ساتھی مر چکے تھے اور جب بعد میں ٹارزن
نے باقاعدہ گنتی کی تو اسے پتہ چلا کہ اس جنگ میں
ستر شیر، پچیس چیتے، سو کے قریب ہاتھی اور بے شمار
بھیڑیئے مر چکے تھے۔ زیادہ نقصان توپ کے دو گولوں
نے کیا تھا۔ جن کے پھٹنے سے جانوروں کے چیتھڑے
اڑ گئے تھے۔

ٹارزن نے سب جانوروں اور وحشیوں کو واپسی کا
حکم دیا اور پھر خود بھی اپنی جھونپڑی کی طرف چل
پڑا۔ گو اس نے جنگ جیت لی تھی مگر خاصی قربانی
دے کر۔ اور اس کے باوجود مادام غائب تھی اور اب
ٹارزن سوچ رہا تھا کہ مادام کو ہر قیمت پر پکڑا جائے
ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان جراثیموں کو ہوا میں ملا
دے۔ اس لئے وہ جھونپڑی کی طرف تیزی سے بڑھا
چلا جا رہا تھا تاکہ اس سلسلے میں پروفیسر سے مدد لی
جائے۔

جیسے ہی شیر اور چیتے چھلانگیں لگا کر کیمپ میں
داخل ہونے میں کامیاب ہوئے مادام سمجھ گئی کہ وہ
ناکام ہو چکی ہے کیونکہ مادام نے سینکڑوں کی تعداد
میں وحشی اور ہزاروں کی تعداد میں شیر اور چیتے دیکھے
تھے۔ اس کے آدمی کتنے درندے مارتے اور کتنے
انسانوں کو ہلاک کرتے۔ آخرکار ان کی تکہ بوٹی ہونی
تھی چنانچہ مادام نے فرار کا فیصلہ کیا۔ وہ تیزی سے
بھاگتی ہوئی اور شیر اور چیتوں سے بچتی ہوئی اپنے خیمے
میں آئی اور اس نے صندوقچی سے دو چھوٹی چھوٹی
شیشیاں اٹھا کر جیب میں ڈال لیں۔ وہ ٹارزن اور
جنگل کے ہر جاندار کو ختم کرکے خوفناک انتقام لینا

چاہتی تھی۔ شیشیاں اٹھا کر وہ خیمے سے نکلی اور بچتی
بچاتی کیمپ کی پچھلی طرف آ گئی۔ یہاں اس کے علم
میں ایک خفیہ سرنگ تھی دراصل یہ سرنگ قدرتی
تھی۔ یہ ایک غار کا دہانہ تھا جو پہاڑی کے اندر جا کر
پھر ظاہر ہو جاتا تھا۔ اس طرح یہ ایک سرنگ بن
گئی تھی جس کا ایک منہ کیمپ میں اور دوسرا پہاڑی
میں تھا۔ اس کے سامنے ایک بڑی مشین اس طرح
کھڑی تھی کہ یہ دہانہ نظر نہیں آتا تھا۔ مادام اس میں
گھس گئی اور پھر چند لمحوں بعد وہ پہاڑی والے سرے
سے باہر نکل گئی۔ اب وہ کیمپ کے باہر تھی۔ کیمپ
میں اب بھی زوردار جنگ جاری تھی اور چند لمحوں بعد
وہاں یکدم اندھیرا چھا گیا اور ٹارزن کا مخصوص نعرہ
ایک بار پھر گونج اٹھا اور اس بار مادام نے ہاتھیوں
کو دیوار سے ٹکراتے دیکھا۔ چند ہی لمحوں بعد دیوار اکھڑ
کر اندر آ گری۔ مادام کے چہرے پر غصہ کی ایک اور
لہر بڑھ گئی اور پھر وہ تیزی سے پہاڑی سے اتر کر
جنگل میں گھستی چلی گئی۔ صبح ہونے کے قریب تھی
اور وہ جلد از جلد جنگل میں موجود اس بڑی جھیل

تک پہنچ جانا چاہتی تھی جس سے جانور پانی پیتے تھے
وہ اس جھیل میں خطرناک زہر ملانا چاہتی تھی تاکہ جو
جانور اس جھیل سے پانی پیئے فوراً مر جائے۔ چنانچہ وہ
بھاگتی ہوئی جنگل میں داخل ہوئی۔ جنگل میں اس
وقت درندے موجود نہیں تھے کیونکہ وہ سب تو
ٹارزن کے ساتھ جنگ میں شریک تھے چنانچہ وہ بے
فکری سے بھاگتی رہی۔ صبح ہونے والی تھی اس لئے
آسمان پر اب قدرے روشنی نظر آ رہی تھی مگر اچانک
وہ بھاگتی بھاگتی ایک درخت کی لٹکی ہوئی شاخ سے الجھ
کر زمین پر گر گئی۔ وہ تیزی سے اٹھی مگر اسی لمحے اسے
احساس ہوا کہ وہ ایک آدم خور درخت کی شاخوں میں
پھنس گئی ہے۔ اس نے اس درخت کے متعلق کتابوں
میں پڑھا تھا کہ اس کے شکنجے میں پھنسے ہوئے جانور یا
انسان کے بچ جانے کا کوئی امکان ہی نہیں ہوتا۔ یہ
شاخیں شکار کے گرد لپٹ جاتی ہیں اور چند لمحوں بعد
اس کا خون اور گوشت کھا کر ہڈیاں پھینک دیتی ہیں
اور یہی مادام کے ساتھ بھی ہوا۔ درخت کی شاخیں
تیزی سے اس کے گرد لپٹتی چلی گئیں۔ اس نے اپنے

آپ کو چھڑوانے کی جتنی بھی کوشش کی شاخیں اس
سے اور زیادہ لپٹتی چلی گئیں اور اب شاخیں اسے اپنے
گھیرے میں لے کر درخت کے تنے کے ساتھ گھسیٹ
رہی تھیں۔ شاخوں کا دباؤ اتنا زیادہ تھا کہ مادام کی
چیخیں نکل گئیں۔ درخت کے تنے کے قریب پہنچ کر
اور باریک باریک شاخیں بھی اس کے گرد لپٹتی چلی
گئیں اور مادام کو یوں محسوس ہوا جیسے اب ان
شاخوں پر نوکیلے کانٹے نکل آئے ہوں کیونکہ اب وہ
کانٹے اس کے جسم میں گھسنے لگے تھے۔ شاید یہ شاخیں
ان کانٹوں کی مدد سے خون پیتی تھیں۔ مادام بری
طرح تڑپ رہی تھی۔ اس کے منہ سے بے اختیار
چیخیں نکل رہی تھی مگر شاخوں کا شکنجہ بے حد مضبوط
تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ چیخیں مار مار کر بے ہوش ہو
جاتی اور پھر اسی بے ہوشی میں اس کی روح اس کے
جسم سے نکل جاتی اچانک اسے دوڑتے ہوئے قدموں
کی آوازیں سنائی دیں اور اس کی چیخیں اور زیادہ بلند
ہو گئیں۔ اب اس کے دماغ پر بے ہوشی سی طاری
ہونے لگی تھی اور پھر اچانک ایک درخت کی آڑ سے

ٹارزن دوڑتا ہوا نکلا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے مادام کو بری طرح آدم خور درخت کے پنجے میں پھنسا ہوا دیکھا دوسرے لمحے وہ اپنا خونخوار نیزہ لے کر اس پر پل پڑا۔ درخت کی دوسری شاخوں نے ٹارزن کو بھی اپنی گرفت میں لینے کی کوشش کی مگر ٹارزن بھلا ان کی گرفت میں کب آتا تھا۔ اس نے اتنی تیزی سے شاخوں پر نیزے مارے کہ جیسے بجلی کوندتی ہے۔ جس شاخ پر نیزہ پڑتا وہ کٹ کر دور جا گرتی اور زمین پر چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو جاتی۔

چند ہی لمحوں میں اس نے بے شمار شاخیں کاٹ ڈالیں اور پھر مادام کا ایک ہاتھ آزاد ہو گیا۔ مادام جو ابھی تک ہوش میں تھی اس نے تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ایک نیلے رنگ کی شیشی نکال کر اس کا کاک نکالا اور اس میں موجود سیال اس نے ایک کٹی ہوئی شاخ پر انڈیل دیا۔ اس کا اثر عجیب ہوا۔ ایک لمحے بعد ہی درخت کی پوری شاخیں بری طرح تڑپنے لگیں۔ انہوں نے مادام کو بھی وہیں چھوڑ دیا تھا اور مادام لڑکھڑاتی ہوئی قریب کھڑے ٹارزن

کے قدموں میں گر گئی۔ ٹارزن نے جو حیرت سے اس درخت پر سیال کا اثر دیکھ رہا تھا جھپٹ کر مادام کو اٹھا لیا۔ مادام پر نیم بے ہوشی سی طاری تھی۔ ٹارزن نے دیکھا کہ چند لمحوں بعد وہ پورا درخت مرجھانے لگا اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد وہ درخت بری طرح مرجھا کر زمین پر آ گرا۔ جیسے اس کی موت واقع ہو گئی ہو۔

" یہ کیا ہو گیا۔ آخر اس شیشی میں کیا تھا"۔ ٹارزن نے مادام سے پوچھا۔

" زہر"۔ مادام نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر بے ہوش ہو گئی۔ ٹارزن نے اس کو کاندھے پر اٹھا لیا اور پھر تیز دوڑتا ہوا جھونپڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پروفیسر جھونپڑی میں لیٹا ہوا تھا اور منکو جھونپڑی کے دروازے پر بیٹھا پہرہ دے رہا تھا کہ اچانک دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ پروفیسر یہ آوازیں سن کر اچھل کر بیٹھ گیا اور پھر ٹارزن کسی کو اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا نیزہ تھا اور ٹارزن نے اندر آ کر جب کاندھے پر لدے ہوئے جسم کو نیچے گھاس پر لٹایا تو پروفیسر چونک پڑا کیونکہ وہ مادام تھی۔ پروفیسر نے جھپٹ کر اس کی نبض دیکھی۔ مادام صرف بے ہوش تھی البتہ اس کا تمام جسم زخمی تھا۔

" مادام بے حد زخمی ہے۔ تم اسے کہاں سے اٹھا

لائے ہو"۔ پروفیسر نے ٹارزن سے پوچھا۔

" یہ آدم خور درخت کے پنجے میں پھنس گئی تھی"۔ ٹارزن نے جواب دیا اور منکو کو پانی لانے کے لئے کہا۔

" مگر یہ تو کیمپ میں تھی۔ آدم خور درخت کے پنجے میں کیسے پھنس گئی"۔ پروفیسر نے سوال کیا کیونکہ اسے کیمپ پر ہونے والے حملے کی خبر نہیں تھی۔

" پروفیسر تمہارا کیمپ ختم ہو گیا ہے۔ گو میرے بے شمار دوست ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں مگر میں نے کیمپ تباہ کر دیا ہے۔ اب صرف تم اور یہ مادام بچی ہیں۔ مادام کسی طرح سے فرار ہو کر ایک آدم خور درخت کے پنجے میں پھنس گئی تھی۔ وہاں سے اسے میں نکال لایا ہوں"۔ ٹارزن نے جواب دیا۔ اتنے میں منکو پانی لے آیا اور پھر چند لمحوں کی کوشش کے بعد مادام کو ہوش آگیا۔ وہ کراہنے لگی۔

" تم اسے سنبھالو پروفیسر میں اپنے دوستوں کا پتہ کر آؤں مگر فرار ہونے کی کوشش نہ کرنا"۔ ٹارزن یہ کہہ کر جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ اس کے جانے کے

بعد پروفیسر نے مادام سے بڑی بے تابی سے سوال کیا۔
"مادام کیا ہوا۔ کیا واقعی کیمپ تباہ ہو گیا ہے"۔
"ہاں پروفیسر سب کچھ ختم ہو گیا ہے"۔ مادام نے
ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے
پروفیسر کو اب تک گزرنے والے تمام حالات تفصیل
سے سنائے اور یہ بھی بتایا کہ ٹارزن نے کس طرح
آدم خور درخت کے پنجے سے اس کی جان چھڑائی تھی۔
"کمال ہے ادھر تو ٹارزن ہماری جانوں کا دشمن بنا
ہوا ہے اور ادھر ہماری جان بھی بچاتا پھرتا ہے"۔
پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹارزن اور اپنے
درمیان ہونے والی تمام باتیں مادام کو بتا دیں۔
"پروفیسر میں تو اب بالکل تباہ ہو چکی ہوں۔ میں
نے اپنی تمام جائیداد اور نقد روپیہ اس مشن پر لگا دیا
تھا۔ اب اگر میں زندہ واپس چلی بھی گئی تو سوائے
اس کے کہ میں وہاں جا کر بھیک مانگوں اور کوئی
چارہ نہیں ہے اور دوسرے اب میرا مہذب دنیا سے
دل بھی بھر چکا ہے۔ اس سے جنگل کی زندگی اس
مہذب زندگی سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ نہ ہی یہاں

رسم و رواج کی پابندیاں ہیں اور نہ ہی مصنوعی
تکلفات۔ پھر تم خود دیکھو ابھی سونا نکلا بھی نہیں اور
ہمارے تمام آدمی موت کے گھاٹ اتر چکے ہیں۔ اگر
سونا نکل آتا تو نجانے کیا ہوتا"۔ مادام نے جواب دیا۔
"تو پھر مادام آپ نے کیا سوچا ہے۔ کیا آپ یہاں
درندوں کے ہاتھوں مرنا پسند کرتی ہیں"۔ پروفیسر نے
کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔
"نہیں پروفیسر میں زندہ رہوں گی اور مہذب دنیا
کی بھکارن بن کر نہیں بلکہ اس جنگل کی ملکہ بن
کر۔ میں ٹارزن سے شادی کر لوں گی"۔ مادام نے
جواب دیا۔
"ٹارزن سے شادی"۔ پروفیسر یہ سن کر حیرت کی
شدت سے اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔
"ہاں پروفیسر اتنا خوبصورت، بہادر اور ذہین
نوجوان مہذب دنیا میں نہیں مل سکتا اور پھر میں
یہاں درندوں کی ملکہ ہوں گی قبائلی انسانوں کی ملکہ
ہوں گی۔ میرے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے"۔ مادام
نے آنکھیں بند کرتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر ٹارزن آپ سے شادی پر کیسے تیار ہوگا"۔ پروفیسر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اس کا بھی علاج ہے۔ وہ خطرناک جراثیموں والی شیشی ابھی تک میرے پاس ہے۔ میں جانتی ہوں کہ ٹارزن کو جنگل اور اس جنگل میں رہنے والوں سے کتنی محبت ہے۔ میں اسے دھمکی دے کر اس بات مجبور کر دوں گی کہ مجھ سے شادی کرے"۔ مادام نے جواب دیا۔

"مگر ہم اس وقت ٹارزن کے رحم و کرم پر ہیں۔ جیسے ہی ہم نے دھمکی دی وہ ہمیں فوراً قتل کر دے گا"۔ پروفیسر نے کہا۔

"نہیں پروفیسر، جب تک میرے پاس وہ شیشی ہے وہ مجھے کچھ نہیں کہہ سکتا۔ شیشی کا کارک کھولنے میں کتنی دیر لگتی ہے۔ میرا خیال ہے پروفیسر تم اس مسئلے پر ٹارزن سے گفتگو کرو۔ اگر وہ تیار ہو گیا تو ٹھیک ورنہ پھر ٹارزن، وحشی قبائل، تمام درندوں، تمہاری اور میری قبر اس جنگل میں بنے گی"۔ مادام نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پروفیسر ایک طویل

سانس لے کر رہ گیا۔ کافی دیر تک جھونپڑی میں خاموشی طاری رہی۔ پھر ٹارزن کی آمد نے اس خاموشی کو توڑا۔

"میرے بے شمار ساتھی تمہاری وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں۔ اس لئے اب تم دونوں مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ٹارزن نے آتے ہی انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹارزن ہوش میں آؤ جو کچھ ہو گیا وہ ہو گیا۔ اب اگر تم نے ہم دونوں کو قتل کر دیا تو پھر نہ تم بچ سکو گے اور نہ تمہارے ساتھی زندہ رہیں گے۔ اس لئے اطمینان سے ہماری بات سنو۔ امید ہے کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا"۔ پروفیسر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب، اگر تم مجھے دھمکی دے رہے ہو تو پھر سن لو جس زہر کی تم نے دھمکی دی تھی وہ مادام نے درخت پر ڈال دیا تھا"۔ ٹارزن نے بدستور غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹارزن زہر کے علاوہ ہمارے پاس وہ خطرناک

جراثیم موجود ہیں"۔ پروفیسر نے کہا اور ٹارزن ایک
طویل سانس لے کر رہ گیا۔ واقعی وہ ان جراثیموں کو
تو بھول ہی گیا تھا۔ اب تک پروفیسر کی تمام باتیں سچ
نکلی تھیں۔ فولادی دیوار اور اس میں دوڑنے والا بجلی
کا کرنٹ اور زہر ان تینوں کا تماشا وہ دیکھ چکا تھا۔
اگر واقعی ایسے جراثیم ان کے پاس ہیں تو پھر ان سے
صلح کرنی ہی پڑے گی۔

"ہاں بتاؤ تم کیا چاہتے ہو"۔ ٹارزن نے فرش پر
بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو ٹارزن، مادام ایک جوان اور خوبصورت لڑکی
ہے اور ابھی تک غیرشادی شدہ ہے۔ مہذب دنیا میں
اب اس کا کچھ باقی نہیں رہا اور دوسرے یہ کہ قتل و
غارت دیکھ کر اس کا مہذب دنیا سے دل اچاٹ ہو گیا
ہے۔ یہ اب جنگل میں رہنا چاہتی ہے۔ اس لئے بہتر
یہ ہے کہ تم بھی جوان ہو تمہیں بھی ایک ساتھی کی
ضرورت ہے تاکہ تمہارا بیٹا آئندہ اس جنگل کا سردار
بن سکے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے کہ تم مادام سے
شادی کر لو۔ یقین کرو مادام تمہارے لئے ایک اچھی

بیوی، اچھا ساتھی اور اچھا دوست ثابت ہوگی"۔
پروفیسر نے مطلب کی بات کہہ دی۔

"یہ ناممکن ہے۔ میں شادی کرکے اپنی آزادی میں
خلل نہیں ڈال سکتا۔ جہاں تک آئندہ ٹارزن کا تعلق
ہے تو شہر سے کوئی بچہ لے آؤں گا اور اس کی پرورش
کرکے اسے ٹارزن بنا دوں گا"۔ ٹارزن نے سپاٹ لہجے
میں کہا۔

"سوچ لو ٹارزن۔ ہو سکتا ہے جو بچہ تم لے آؤ وہ
بزدل نکلے۔ جب کہ مادام بھی دلیر، نڈر اور ذہین
عورت ہے۔ اس بات کا اندازہ تم لگا ہی چکے ہو گے۔
یقیناً تمہارا اپنا بچہ تمہاری طرح بہادر، دلیر اور ذہین
ہوگا"۔ پروفیسر نے اسے قائل کرتے ہوئے کہا۔

"اس کے باوجود اگر میں انکار کر دوں تو"۔ ٹارزن
نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ مادام وہ شیشی
کھول کر جراثیم ہوا میں ملا دے اور پھر ہمارے ساتھ
تم بھی اور اس جنگل کے تمام جاندار بھی موت کے
گھاٹ اتر جائیں گے"۔ پروفیسر نے اسے دھمکی دیتے

ہوئے کہا۔

" تم دونوں اس وقت میرے قبضے میں ہو۔ میرے خنجر کے دو وار تم دونوں کو موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں"۔ ٹارزن غصے میں اٹھ کھڑا ہوا۔

" ایک شیشی کا کارک کھولنے میں کتنی دیر لگتی ہے ٹارزن۔ اگر تم ایسا ہی چاہتے ہو تو ایسے ہی سہی۔ ویسے میرا مشورہ مان لو گے تو اچھے رہو گے"۔ پروفیسر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" چلو مادام ہم واپس کیمپ میں چلیں۔ ٹارزن اگر تم نے ہمیں روکا تو یہ سب کے لئے برا ہوگا"۔ پروفیسر نے پہلے مادام سے اور پھر ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا اور مادام نے چہرہ اٹھا کر ایک محبت بھری نظر ٹارزن پر ڈالی جیسے وہ ٹارزن سے التجا کر رہی ہو کہ پروفیسر کی بات مان لو اور ٹارزن نے نظریں جھکا لیں۔ پھر مادام پروفیسر کا سہارا لے کر جھونپڑی سے باہر نکل گئی اور ٹارزن سر جھکائے کچھ سوچتا رہ گیا۔ اس نے ان دونوں کو روکنے کی کوشش نہ کی۔ منکو دروازے پر بیٹھا بڑی حیرت سے یہ سب ڈرامہ دیکھ

رہا تھا۔

" اگر ٹارزن تم شادی کا فیصلہ کر لو تو آج شام تک بارات لے کر کیمپ میں آ جانا ورنہ شام کو ہم شیشی کا کارک کھول کر مر جائیں گے اور تم سب کو بھی ختم کر دیں گے"۔ پروفیسر نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر مادام کو لئے آگے بڑھ گیا۔

" کیا بات ہے سردار تم خاموش کیوں بیٹھے ہو"۔ منکو نے پوچھا اور ٹارزن نے منکو کو ساری بات بتا دی۔

" ارے مزہ آ گیا۔ واہ، واہ۔ ہمارے سردار کی شادی ہو گی۔ واہ، واہ"۔ منکو نے خوشی سے اچھل کر کہا۔

" منکو خاموش بیٹھو مجھے کچھ سوچنے دو"۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" نہیں سردار اب خاموشی کا وقت نہیں ہے۔ آپ شادی کر ہی لیں تو اچھا ہے۔ دیکھیں کالو شیر کی شادی ہو گئی، بھالو ریچھ کی شادی ہو گئی، چیتا سردار کی شادی ہو گئی اور کل مکھنا ہاتھی کی بھی شادی ہو گئی۔

سب سرداروں کی شادیاں ہو گئیں تو سرداروں کا سردار کیوں اکیلا رہے اور پھر یہ عورت بہت اچھی ہے۔ آپ اس سے ضرور شادی کر لیں۔ میں ابھی جا کر سب کو بتاتا ہوں۔ واہ، واہ مزہ آ گیا۔ ہم سب اس جنگل کو سجائیں گے۔ اس جھونپڑی پر پھولوں کی بارش کر دیں گے"۔ منکو نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹارزن اسے روکتا وہ اچھلتا ہوا جھونپڑی سے نکلا اور جنگل میں دوڑتا چلا گیا۔ شاید وہ جنگل کے جانوروں کو ٹارزن کی شادی کی خبر سنانے گیا تھا۔

ٹارزن ویسے تو شادی کے متعلق نہ سوچتا گو اسے کبھی کبھار اس کا خیال بھی آتا تھا مگر اب وہ سوچ رہا تھا کہ شادی کر ہی لے کیونکہ ایک تو مادام کی دلیری، بہادری اور نڈر پن کو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا تھا۔

دوسرے یہ کہ جنگل کے انسانوں اور جانوروں کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار تھا اور اب مجبوری تھی چنانچہ اس نے دل ہی دل میں شادی کا فیصلہ کر لیا۔ ابھی اسے یہ فیصلہ کئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ

اس کی جھونپڑی کے گرد جنگل کے جانور اکٹھے ہونے شروع ہو گئے۔ وہ سب ٹارزن کی شادی کی خبر سن کر آئے تھے اور ٹارزن کو منکو کی شرارت پر غصہ آ گیا جس نے فیصلے سے پہلے ہی شور مچا دیا تھا۔ پھر کالو شیر، چیتا سردار، مکھنا ہاتھی، بھالو ریچھ اور دیگر جانوروں کے سردار وہاں پہنچ گئے۔ وہ ٹارزن سے اس بات کی تصدیق چاہتے تھے۔ ٹارزن جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔

"کیا منکو کی خبر درست ہے سردار"۔ کالو شیر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی اس بارے میں، میں نے فیصلہ نہیں کیا"۔ ٹارزن نے جواب دیا اور پھر تمام بات تفصیل سے انہیں بتا دی۔

"اگر ایسی شیشی واقعی اس عورت کے پاس ہے تو سردار ہمارہ مشورہ ہے کہ آپ اس سے ضرور شادی کر لیں۔ وہ بہادر عورت ہے ہمیں اسے اپنی ملکہ بنا کر بے حد خوشی ہوگی"۔ سب نے متفقہ طور پر فیصلہ سنا دیا۔

"تو ٹھیک ہے اگر تمہارا بھی یہی فیصلہ ہے تو پھر میں تیار ہوں۔ آج شام سے پہلے ہم سب اکٹھے ہو کر کیمپ میں چلیں گے"۔ ٹارزن نے بھی فیصلہ سنا دیا اور پھر پورا جنگل جانوروں کی مسرت بھری چیخوں سے گونج اٹھا۔

پروفیسر اور مادام دونوں کیمپ میں بیٹھے بڑی حسرت سے ان مشینوں کو دیکھ رہے تھے جن کا سہارا لے کر وہ دنیا کے امیر ترین انسان بننے کے لئے نکلے تھے۔ کیمپ میں ہر چیز اجڑی پڑی تھی۔ چاروں طرف خون ہی خون تھا۔ درندوں کی لاشیں وہاں پڑی تھیں البتہ انسانوں کا کوئی پتہ نہیں تھا انہیں یقیناً درندے چیر پھاڑ کر کھا گئے ہوں گے۔

شام ہونے والی تھی اور جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا۔ مادام اور پروفیسر دونوں پر مایوسی چھاتی جا رہی تھی کہ اچانک دور سے انہیں ڈھولوں اور بھونپوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور وہ دونوں بری طرح اچھل

پڑے۔

"مبارک ہو مادام آپ اس جنگل کی ملکہ بننے والی ہیں"۔ پروفیسر نے مادام کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا اور مادام نے شرما کر سر جھکا لیا۔ وہ دونوں کیمپ سے باہر نکل آئے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں بارات آتی نظر آ گئی۔ سب سے آگے اور دائیں بائیں قبائلی تھے۔ ان کے بعد شیر اور چیتے تھے۔ اس کے پیچھے ہاتھی کے اوپر ٹارزن گلے میں ہار پہنے بیٹھا تھا اور پیچھے — بھیڑیئے، بندر، لگڑ بھگڑ، ریچھ اور دیگر جانور آ رہے تھے۔ جدھر نظر پڑتی تھی جانور ہی جانور تھے۔ قسم قسم کے جانور عجیب و غریب جانور۔

منکو نے بارہ سنگھے کے سینگ کا بگل بنایا ہوا تھا اور بن مانس اپنا سینہ پیٹتے چلے آ رہے تھے۔ ان کے سینے پر جب ہاتھ پڑتے تھے تو ڈھول کی سی آوازیں نکلتی تھیں اور تقریباً چار پانچ سو بن مانس ڈھول بجاتے آ رہے تھے۔ باقی جانور بھی خوشی سے اچھلتے کودتے آ رہے تھے۔ یہ "ٹارزن" جنگل کے سردار کی برات تھی۔

بارات کیمپ سے باہر آ کر رک گئی۔ ایک بندر نے ہاتھ میں پھولوں کا ہار پکڑا ہوا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر وہ ہار مادام کے گلے میں ڈال دیا اور مادام نے شرما کر سر نیچے کر لیا۔ ٹارزن بھی ہاتھی سے نیچے اتر آیا۔

"میں نے تمہاری بات مان لی ہے پروفیسر"۔ ٹارزن نے خوشی سے بھرپور لہجے میں پروفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مبارک ہو ٹارزن، تمہیں اس فیصلہ پر پچھتانا نہیں پڑے گا۔ مادام تم سے محبت کرتی ہے اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں جب تم پہلی بار کیمپ میں آئے تھے تو اس وقت سے ہی مادام تم سے محبت کرتی ہے"۔ پروفیسر نے جواب دیا اور مادام کا سر اور زیادہ جھک گیا۔

"اچھا دونوں نیچے بیٹھو۔ میں بحیثیت تمہارے اور مادام دونوں کے سرپرست کے تم دونوں کا نکاح پڑھا دیتا ہوں اور یہ سب جانور اور انسان تمہاری شادی کے گواہ ہوں گے۔ ٹارزن تم حق مہر میں مادام کو کیا

دو گے"۔ پروفیسر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ سارا جنگل"۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اور شادی کے تحفے کے طور پر"۔ پروفیسر نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

" اپنے آپ کو"۔ ٹارزن نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا اور پروفیسر ہنس پڑا۔ پھر پروفیسر نے ان دونوں کا نکاح پڑھایا اور اس طرح ٹارزن کی مادام سے شادی ہو گئی۔ پھر ٹارزن اپنی دلہن کو ہاتھی پر بٹھا کر اپنی جھونپڑی کی طرف لے چلا۔ پروفیسر بھی ڈرتے ڈرتے ایک اور ہاتھی پر بیٹھ گیا اور جانوروں نے ایک زوردار نعرہ مار کر ٹارزن کو شادی کی مبارک باد دی اور پھر وہ سب اچھلتے کودتے واپس چل پڑے۔

رات کو جھونپڑی میں جب ٹارزن اور مادام اکیلے رہ گئے تو ٹارزن نے مادام سے پوچھا۔

" مادام اب وہ جراثیموں والی شیشی کا کیا ہوگا"۔

" کونسی شیشی ایسی تو کوئی شیشی میرے پاس نہیں تھی۔ یہ تو صرف تمہیں راضی کرنے کے لئے پروفیسر

نے جھوٹ بولا تھا"۔ مادام نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بات چھپا گئی تھی تاکہ یہ نہ ہو کہ وہ شیشی ضائع کرنے کے بعد ٹارزن انہیں قتل کر دے۔

" اچھا تو یہ بات ہے صبح میں پروفیسر سے پوچھوں گا"۔ ٹارزن نے بھی جواب میں مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب تو وہ ہم دونوں کا سرپرست ہے اور بزرگوں سے جواب طلبی نہیں ہوتی"۔ مادام نے جواب دیا اور ٹارزن بے ساختہ مسکرا دیا۔

شادی کے بعد ٹارزن کو احساس ہوا کہ محبت کرنے والی اور خدمت کرنے والی بیوی کتنی اچھی اور ضروری ہوتی ہے۔ وہ دونوں اب بہت خوش تھے اور پروفیسر بھی اب ان دونوں کے بزرگ کے طور پر ان کے ساتھ ہی جنگل میں ہنسی خوشی زندگی بسر کرنے لگا۔

ختم شد

عمروعیار کی زندگی کا ناقابل فراموش اور انتہائی ہولناک کارنامہ

خاص نمبر

عمرو اور شہنشاہ افراسیاب

مصنف ظہیر احمد

شہنشاہ افراسیاب جسے سامری جادوگر نے عمروعیار کی ہلاکت کا حکم دے دیا۔

شہنشاہ افراسیاب جس نے ملکہ حیرت جادو اور اپنے درباریوں کے سامنے عمروعیار کو ہلاک کرنے کی قسم کھالی۔

شہنشاہ افراسیاب جس نے قسم کھائی کہ اگر وہ عمروعیار کو ہلاک کرنے میں ناکام رہا تو وہ خود اپنے ہاتھوں اپنی زندگی کا خاتمہ کرلے گا۔

شہنشاہ افراسیاب جس کا ہر وار عمروعیار کی موت کا باعث بن رہا تھا لیکن ایک عمرو ہلاک ہوتا تو شہنشاہ افراسیاب کے سامنے ایک اور عمروعیار آجاتا۔ کیا واقعی ——؟

شہنشاہ افراسیاب کیا عمروعیار کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہوگیا یا اس کی قسم پوری نہ ہونے پر سامری جادوگر کی روح نے اسے زندہ جلا دیا ——؟

عمروعیار جسے ہلاک کرنے کے لئے شہنشاہ افراسیاب نے سامری جادوگر سے ایک ہزار جادو حاصل کرلئے۔ پھر کیا ہوا ——؟

عمروعیار جس نے خود بھی شہنشاہ افراسیاب کے ہاتھوں ہلاک ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ کیوں ——؟ کیا عمروعیار پاگل ہوگیا تھا ——؟

شاگو جن جو طوطا بھی تھا اور جن بھی وہ عمروعیار کو شیطانی موت سے ہمکنار کرنا چاہتا تھا۔ کیوں ——؟

شہزادی ساسان جادو جس نے عمروعیار کو اپنے باپ شہنشاہ افراسیاب سے بچانے کا فیصلہ کرلیا۔ کیا واقعی ——؟

شہنشاہ افراسیاب جس نے اپنی بیٹی ساسان جادو کو ہمیشہ کے لئے ایک جادو کے پنجرے میں قید کردیا۔

وہ لمحہ جب عمروعیار اور شہنشاہ افراسیاب ایک دوسرے کے مقابل آگئے۔ پھر کیا ہوا؟

شائع ہو چکی ہے

ہر لمحے بدلتی ہوئی نئی، انوکھی، انتہائی حیرت انگیز، جادو طلسمات اور خوفناک واقعات سے بھرپور ایک ایسی کہانی جس کی ہر سطر آپ کو اچھل اچھل پڑنے پر مجبور کردے گی۔

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

بچوں کے
دِلچسپ
خوبصورت
اور معیاری
ناول
ٹارزن کی شادی
ہیرامن طوطا
آنگلو بانگلو
عاغان دیو
ٹارزن اور خونی گدھ
ٹارزن پنجرے میں
بردہ فروش
بچوں کی عدالت
بدصورت ملکہ
شریر بندر
ایک تھی شہزادی
دُشمن بھیڑیا
ٹچن کے کارنامے
سات طلسم
کاف صندل پری
چوُ بادشاہ
آنگلو بانگلو سمندر میں
مسخرہ دیو